بمنظوری عالیجناب نواب مدارالمہام بہادر سرکار عالی

رجسٹری شدہ نمبر ۱

# دکن لا رپورٹ

سرکار عالی نشان ۴۵

جلد (۳۸) بابتہ ۱۳۵۷ف

## حصہ سوم

# مالگزاری

باھتمام

ونایک راؤ (ودیا النکار) ال۔ال۔بی (لندن) بار ایٹ لا

مطبوعہ دکن لا رپورٹ مشین پریس جامباغ حیدرآباد دکن

# دکن لارپورٹ

## فہرست سالانہ حصہ مالگزاری بلحاظ حروف تہجی جلد سی و ہشتم (۳۸) بابتہ سال ۱۳۵۷ف

| اسماء فریقین | صفحہ |
|---|---|
| (محمد) بشیرالدین وغیرہ بنام میراں محی الدین وغیرہ | ۹ |
| (سردار) دلیپ سنگھ ″ شیخ بنے وغیرہ | ۱۲ |
| راگھو وغیرہ ″ زہرہ بی وغیرہ | ۲۸ |
| کشن راؤ بھیم راؤ ″ بھیمین راؤ وغیرہ | ۲۰ |
| لچھمن آچاری ″ نرسہواں چاری وغیرہ | ۳۴ |
| (بڈلہ پلی) لچھمی راجم ″ (بڈلہ پلی) راجیا وغیرہ | ۲۴ |
| محمد الیاس ″ گنیش پرشاد | ۱ |
| (رائچور) وینکٹ رامیا ″ (رائچور) لچھا | ۳۰ |
| وینکٹ ریڈی وغیرہ ″ انجمن اتحاد باہمی وغیرہ | ۱۶ |
| (پول سٹی) وینکیا ″ پلے یاٹی سوبرڈو | ۵ |

| مضامین | صفحہ |
|---|---|
| (الف) | |
| انجمن اتحاد باہمی کے ذریعہ اراضی کے ہراج کئے جانے کے بعد کوئی غور نہ ہونا۔ | ۱۶ |
| اراضی انعام کی نسبت کوئی معاہدہ نہیں کیا جا سکتا | ۲۰ |
| انعامی اراضی پر کسی دوسرے کا قبضہ غیر قانونی ہونا۔ | ۲۰ |
| انعامی اراضی کی نوعیت نہ ہونا سپاہی واپس شدہ جنگ کو جو اراضی دیجاتی ہے۔ | ۱ |
| (ح) | |
| حصہ داران کے نام کاغذات سرکاری میں شریک کئے جانا۔ | ۲۴ |
| (ر) | |
| رہن انتفاعی کی صورت میں مرتہن کا چلمہ کا | ۹ |

| | |
|---|---|
| **(س)** | |
| سپاہی واپس شدہ جنگ کو جو اراضی دیجاتی ہے اُس کی نوعیت انعامی نہیں ہوتی ۔ | ۱ |
| **(ص)** | |
| صاحب معاش نابالغ ہونے کی صورت میں وہ رضامندی نہیں دیسکتا ۔ | ۲۴ |
| **(ق)** | |
| قانون انسداد انتقال اراضی زرعی دفعہ (۲) کن صورتوں میں متعلق ہوسکتی ہے ۔ | |
| قانون انسداد انتقال اراضی زرعی کب [illegible] ہوتا ہے ۔ | ۱۲ |
| **(گ)** | |
| گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۰۱ف ۔ | ۲۴ |
| **(ن)** | |
| نقل دستاویز کو مناط نالش بنایا جانا ۔ | ۲۸ |
| نگرانی میں واقعات پر غور نہ ہونا ۔ | ۳۰ |
| **(و)** | |
| وطندار کے لاوارث فوت ہونے کی صورتیں کارروائی ۔ | ۳۴ |
| ون کسی مقطعہ دار کا ہونے کی صورت میں کارروائی ۔ | ۳۴ |

فہرست سالانہ حصہ مالگزاری جلد سی و ہشتم (۳۸) بابتہ سال ۱۳۵۰ف ختم شد

# دکن لاء رپورٹ

## ۳۸
## جلد سی و ہشتم بابتہ سال ۱۳۵۷ف

## حصۂ مالگزاری

مثل ۱۳۵۶ف
فشان مثل ۲/۸۹
منفصلہ ۱۴
مہر ۱۳۵۵ف

**تجویز ثانی صیغہ مال**

**محمد الیاس** ........ **تجویز ثانی خواہ بوکالت**

بنام

**گنیش پرشاد** ........ **طرفثانی بوکالت**

سپاہی واپس شدہ جنگ کو جو اراضی دیجاتی ہے اُس کی نوعیت انعامی نہیں ہوتی -

تجویز ہوئی کہ (۱) سپاہیان واپس شدہ جنگ کو ان کی کارگزاری کے صلہ میں جو اراضیات دیجاتی ہیں اُن کی نوعیت پٹہ کی ہے اور ان اراضیات کو سرکار عالی نے ان احکام کے تابع نہیں فرمایا ہے کہ جو عطیہ شاہی انعام سے متعلق ہیں -

(۲) جبکہ اراضی زیر بحث بذریعہ بیعنامہ مورخہ ... ۱۳۴۰ف قبل نفاذ قانون انسداد انتقال اراضی زرعی منتقل کی جاچکی ہے ایسی صورت میں قانون مذکور کے حوالہ سے ایسے سابقہ بیعنامہ کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا -

**واقعات** مختصراً یہ ہیں کہ محمد الیاس و محمد ایوب نے بتاریخ ۲۸ ر خورداد ۱۳۴۹ف ضلع میں درخواست کی کہ دالد کو

تجویز ثانی بنا راضی تجویز محکمۂ ہذا -

محمد الیاس
بنام
گنیش پرشاد

فوجی خدمات کے صلہ میں نمبرات (۲۰۱ و ۲۰۲) موتوعہ جالنہ عطاء ہوئے جس کا پٹہ بعد فوتی والد سائلان کے نام منظور رہوا - سائلان قوم محفوظ کے رکن ہیں اور فریق ثانی غیر محفوظ قوم جس نے بتاریخ ۲۰ شہریور ۱۳۲۹ ف سائلان سے اراضیات کے متعلق ایک بلا بدل دستاویز ناجوازی و بدنیتی سے بہ شرط معاہدہ رہن بیع بالوفاء رقمی (...) تکمیل و رجسٹری کرالیا - عدم ادائی رقم کی وجہ سے اس کو اراضیات پر قبضہ نہیں دیا گیا بلکہ درخواستگزار قابض ہے -

بالآخر طرفثانی نے بدنیتی و فریب سے بتاریخ ۴ آذر ۱۳۴۱ ف بمعاوضہ (...) بذریعہ دستاویز معاہدہ رہن بیع بالوفاء کی تجدید کی مگر اس کے باوجود بھی اس نے زر رہن نہیں دیا اور ان دستاویزات کی بناء پر اراضیات پر قبضہ کی کوشش کی تو دیگر اشخاص نے درمیان میں تصفیہ کرادیا کہ طرفثانی اراضیات کا حسب سابق مرتہن ہے اور زر رہن (...) سائلان کو ادا کرے - سائلان اندرون مدت چار سال زر رہن ادا کریں ورنہ طرفثانی مالک اراضیات متصور ہوگا مگر تا ادائی زر رہن قبضہ کا مرتہن مستحق ہوگا - اس تصفیہ کے بعد طرفثانی نے صرف (...) ادا کئے ہیں باقی کے مطالبہ پر ٹالتا رہا اور پھر انکار کر دیا اور قبضہ اراضی پر بدنیتی سے حاصل کر لیا جس کا وہ مستحق نہ تھا - چونکہ طرفثانی نے کامل زر رہن سائلان کو نہیں دیا ہے لیکن سائلان اس کا ادا شدہ زر رہن بیباق کر کے انفکاک رہن کے خواہاں ہیں حسب حکم فرمایا جائے -

اس درخواست کی بناء پر رہن نامہ طلب کیا گیا اور فریق ثانی کو طلب کیا گیا جس نے جوابدہی کی کہ مدعی اراضیات کے مالک و قابض نہیں ہیں دستاویز سے خود ظاہر ہے کہ رہن بمعاوضہ عمل میں آیا جو بحق پدر مدعی علیہ تھا نہ کہ بحق مدعی علیہ - مدعیان نے رقم رہن حاصل کی لیکن بدنیتی سے قبضہ نہیں دیا نیز (...) روپیہ حاصل کر کے بتاریخ ۲۴ آذر ۱۳۵ ف اراضیات بیع کر دیں - نقل بیعنامہ پیش ہے -

بیعنامہ قطعی کو جو انہوں نے اپنی درخواست میں رہن نامہ ظاہر کی ہے غلط ہے تصفیہ درمیانی کا واقعہ بے بنیاد ہے سنہ ۱۳۴۰ ف میں مدعیان پر منصفی میں دعویٰ کیا گیا تھا جو ڈگری ہوا یہ ڈگری ہائیکورٹ تک بحال رہی - اپنے جواب میں محمد الیاس نے بیعنامہ کو تسلیم کیا ہے - مدعی علیہ نے بصیغہ تعمیل بتوسط عدالت منصفی اراضیات پر قبضہ حاصل کیا ہے - دستور العمل انتقال اراضی کے تحت مدعیان نے عذر بھی کیا تھا جس کا تصفیہ ہائیکورٹ سے بحق مدعی علیہ ہوا -

جواب الجواب میں ظاہر کیا گیا کہ بیعنامہ مناط نالش بلا بدل اور بہ فریب تکمیل پایا ہے اس میں قبضہ دہانی کا ذکر بھی نہیں ہے دعوے لائق ڈگری ہے اس پر تعلقدار صاحب نے یہ تجویز کی کہ بوقت فیصلہ جات عدالتی یہ مسئلہ زیر غور آیا یہ نہیں کہا جاتا کہ اراضیات زیر بحث فوجی خدمات کے صلہ میں عطا شدہ ہیں اور اس لحاظ سے قابل بیع و شری ہیں یا نہیں بیع جائز ہے -

محمد الیاس
بنام
گنیش پرشاد

مدعی علیہ نے مدعی کو مبلغ (للعہ) روپیہ ادا کیا ہے اور یہ اس کا حق ہے اب چونکہ ان اراضیات کا فروخت ہو کر معطی لہ کے خاندان سے نکل جانا منشاء عطاء کو مفقود کر دیتا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہ کے زرثمن کا انتظام کرا دیا جا کر اراضیات معطی لہ کے خاندان میں باقی رکھی جائیں۔ مدعیان میں کامل ادائی زرثمن کی سکت نہیں ہے اس وقت وہ مبلغ (ماء) ادا کرنے پر آمادہ ہیں اراضی پر ۱۳۴۹ف میں قبضہ ملنا مدعی علیہ کا مسلمہ ہے۔ اراضیات مجاصلی (عہ) ہیں اس میں باؤلی بھی ہے۔ مدعی علیہ نے ہمارے سامنے بیان کیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ (صہ) روپیہ سالانہ کا منافعہ ان اراضیات سے ہو سکتا ہے اس لئے یہ طے کیا جاتا ہے کہ تاریخ قبضہ سے (۱۵) سال کے لئے ہر دو اراضیات بطور اجارہ بہ قبضہ مدعی علیہ رہیں گی۔ بعد ختم مدت بلا کسی بار کے بحق مدعیان مستر ہوں گے چونکہ قبضہ ۱۳۴۹ف میں ہوا ہے اس لئے ۱۳۵۰ف سے مدت قبضہ آغاز ہو کر ۱۳۶۴ف میں ختم ہوتا ہے اگر یکصد روپیہ نقد ادا ہو جائے تو مدت قبضہ آخر خورداد ۱۳۶۲ف میں ختم ہو جائے گی۔ پس جملہ کاغذات ریکارڈ آف رائٹس میں عمل کیا جائے اور دفتر رجسٹریشن متعلقہ کو لکھا جائے کہ بہی متعلقہ پر اس بیعنامہ کے مجازی حسب فیصلہ اجارہ کا نوٹ درج کیا جائے۔

اس تجویز کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں منجانب گنیش پرشاد مرافعہ پیش ہوا۔ صوبہ دار صاحب نے مرافعہ نامنظور فرماتے ہوئے یہ تجویز کی کہ محمد ایوب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنگ پر بیرون ہند گیا ہوا ہے اس مقدمہ میں فیصلہ منصفی جالنہ مورخہ ۲۴ مہر ۱۳۴۶ف کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ مرافع نے نبرات زیر بحث پر حسب سابق فیصلہ جات ہائیکورٹ کی بناء پر دخلیابی کی استدعا کی تھی تو منصفی نے اس کو نامنظور کر کے بروئے دستور العمل سررشتہ مال میں چارہ جوئی کی مرافع کو ہدایت کی تھی اور تسلیم کیا تھا کہ ہائیکورٹ کے فیصلوں کے باوجود دوامی انتقال اراضی کی عدالت مجاز نہیں ہے اس کے خلاف منجانب مرافع کوئی مواد شریک مثل نہیں ہے۔ ان حالات میں جو تجویز ضلع نے کی ہے اس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے۔

اس فیصلہ صوبہ داری مندرجۂ بالا کی ناراضی سے منجانب گنیش پرشاد مرافعہ پیش ہونے پر محکمۂ ہذا سے یہ فیصلہ صادر ہوا کہ "دستور العمل کے نفاذ سے بہت قبل بیع مکمل ہو گئی تھی اس لئے اس کو اب رہن قرار نہیں دیا جا سکتا مرافعہ علیہم میں ایک شخص محمد ایوب بحیثیت سپاہی میدان جنگ کو گیا ہوا ہے اس کے بھائی محمد الیاس سے اس مقدمہ میں خاطر خواہ پیروی ہونا ناممکن ہے۔ لہذا تحت دفعہ (۶) دستور العمل تحفظ مقدمات دیوانی و مال ملازمان (خروج نشان (۲۰) ۱۳۵۰ف اس مقدمہ کو ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ عہدہ دار مجاز کو اطلاع دیجائے۔

محمد الیاس بنام گنیش پرشاد

یہاں یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ تعلقدار صاحب نے اراضیات کو انعام متصور کر کے بیع ناجائز جو تصور فرمایا ہے وہ صحیح نہیں - یہ اراضی گو بصلہ خدمات جنگ دی گئی ہے مگر اس کی نوعیت انعام کی نہیں ہے بلکہ محض پٹہ کی ہے جس کو بیع و رہن کرنے کا پٹہ دار سپاہی ہر طرح مجاز ہے - اب اس فیصلہ محکمہ ہذا کی ناراضی سے محمد الیاس نے محکمۂ ہذا میں تجویز ثانی پیش کی ہے جس کے اہم عذرات درج ذیل ہیں -

## عذرات

(۱) یہ کہ جب مقدمہ کی سماعت تحت دفعہ (۶) تحفظ دستور العمل مقدمات مال و دیوانی ملازمان فوج ملتوی کردی گئی تو اس کے خلاف یہ اضافہ تجویز کہ اراضی کو کسی نوعیت انعام کی نہیں اور تعلقدار صاحب نے جو بیع ناجائز تصور کیا ہے صحیح نہیں وغیرہ غیر ضروری اور مضر حقوق سپاہی محمد ایوب وسائل ہے -

(۲) یہ کہ بلحاظ فرمان مبارک مرقومہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ کہ یہ اراضی سپاہی واپس شدہ جنگ کو بطور انعام بالفاظ دوام عطا ہوئی ہے اس میں پٹہ کا کوئی تصور نہیں ہے اور یہ عطا سپاہیوں اور ان کے متعلقین کی تعامی پرورش کے لئے ہے اس لئے جو وضاحت کی گئی صحیح نہیں ہے اور لائق غور کرر ہے -

(۳) یہ کہ مقدمہ مرافعہ ملتوی شدہ کا دار و مدار ایسے تصفیہ پر ہے مقدمہ کو ملتوی کر کے اصولی امر نزاعی کا تصفیہ بھی کر دینا قطعاً اسکے منشا کے خلاف مغائر ہے اور سہو بادی النظری پر مبنی ہے اس لئے استدعا ہے کہ بمنظوری تجویز ثانی تجویز مورخہ ۲ تیر ۱۳۵۳ف میں سے حکم ملتوی سماعت سے زائد جو الفاظ نسبت نوعیت اراضی وغیرہ اضافہ فرمائے گئے ہیں لائق حذف ہیں کیونکہ اس سے نفس معاملہ پر مضر اثر پڑتا ہے -

**حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علی خاں صاحب ارکان مجلس مال -**

**تمہید** - ۲۱ مہر ۱۳۵۵ف فریقین کے مباحث کی سماعت ہو چکی ہے - سپاہیاں واپس شدہ جنگ کو ان کی کارگزاری کے صلہ میں جو اراضیات دیجاتی ہیں ان کی نوعیت پٹہ کی ہے اور ان اراضیات کو سرکار عالی نے ان احکام کے تابع نہیں فرمایا ہے جو عطیہ شاہی انعام سے متعلق ہیں اس لئے تجویز ثانی خواہ کا استدلال جو احکام عطیات کے حوالہ سے پیش کیا گیا ناقابل قبول ہے - اس کے بعد قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کا مسئلہ رہجاتا ہے - احکام سے تجویز ثانی خواہ کو کوئی فائدہ اس لئے نہیں پہنچ سکتا کہ قانون مذکور کا نفاذ ۱۳۵۱ف میں ہوا اور اس سے قبل قانون مذکور بشکل دستور العمل ۱۳۴۷ف نافذ کیا گیا تھا چونکہ ۱۳۴۰ف میں بذریعہ بیعنامہ اراضی زیر بحث فریق ثانی منتقل ہو چکی ہے اس لئے قانون مذکور کے حوالہ سے ایسے سابقہ بیعنامہ کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا - ان حالات کے لحاظ سے تجویز ثانی نامنظور -

نشان مثل ۶۲/۸۲ ۱۳۵۴ف
منفصلہ ۲۱ر مہر ۱۳۵۵ف

## مرافعہ صیغۂ مال

**پول سٹی وینکیا** ............ **مرافع بوکالت**

بنام

**پلے پاٹی سومڑو** ............ **مرافعہ علیہ بوکالت**

دفعہ (۲۱) قانون انسداد انتقال اراضی زرعی کن صورتوں میں متعلق ہو گی۔

تجویز ہوئی کہ تحت قانون انسداد انتقال اراضی زرعی مقدمات کے ضابطہ کو معین کردیا گیا ہے جہاں معاملہ رہن واضح ہو اور اگر اس کے شرائط قانون مذکور کے احکام کے منافی ہوں تو اول تعلقہ اصاحب کو اختیارات حاصل ہیں کہ بموجب دفعہ (۲۱) قانون مذکور شرائط رہن کو قانون کے مطابق کرنے کے بعد فریقین کی دادرسی کے لئے مناسب تجویز صادر فرمائیں۔ لیکن جب نوعیت معاہدہ میں اختلاف ہو اور رجسٹری شدہ دستاویز کے غیر مبہم الفاظ کے خلاف کسی زبانی یا تحریری معاہدہ ماسبق کی بناء پر کسی فریق کا ادعاء ہو تو صحیح چارہ کار یہ ہوگا کہ ایسا فریق عدالت دیوانی میں رجوع ہو کر ترمیم معاہدہ کی ڈگری حاصل کرے۔ اسی مقصد کے لئے دفعہ (۶) قانون انسداد انتقال اراضی زرعی کو مدون کیا گیا ہے۔

**واقعات**:- یہ کارروائی انفکاک رہن و بازیافت اراضی سے متعلق ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ مسمیان پلے پاٹی سومڑو وغیرہ گیارہ اسم بلوتہ داران ساکن چکے پلی تعلقہ کھم نے بمقابلہ پول سٹی وینکیا و پوسٹی لکشمی محکمۂ ضلع میں دعوے پیش کئے کہ مدعیان بلوتہ داران کو جو اراضی انعام عطاء ہوئی ان میں کچھ اضافہ برآمد ہوا جس کا پٹہ ساکنان کے نام کیا گیا ہے جس کے نمبرات (۲۲۶ تا ۲۳۱) موازی ([illegible] ایکر ۹ گنٹہ) رقمی ([illegible]) ہیں مدعیان کو رقم کی ضرورت تھی تو مدعی علیہ نمبر (۱) سے قرضہ دلانے کی خواہش کی۔ اسپر مدعی علیہ نمبر (۱) نے قرضہ دینے کی آمادگی ظاہر کی اور ایک اقرارنامہ بتاریخ ۲۷ر خورداد ۱۳۴۲ف مدعی علیہ نمبر (۱) نے تحریر و تکمیل کیا باتباع شرائط مندرجہ اقرارنامہ مدعیان نے اراضی پر مدعی علیہ نمبر (۱) کو قبضہ دیا اور بیعنامہ ۲۹ر خورداد ۱۳۴۳ف بحق مدعی علیہ نمبر (۱) تحریر و تکمیل کر کے رجسٹری کرایا اور پٹہ منتقل کردیا۔ مدعی علیہ نمبر (۱) نے مصلحتاً بلامعاوضہ اراضی مذکورہ کے کچھ حصہ مدعی علیہ نمبر (۲) جو مدعی علیہ نمبر (۱) کی زوجہ ہوتی ہے منتقل کردیا۔ چونکہ رہن کی مدت اختتام فصل ۱۳۵۲ف پر ختم ہوتی ہے اس لئے اوائل اردی بہشت ۱۳۵۲ف میں مدعیان نے مدعی علیہم سے خواہش کی کہ اصل زر رہن مدعیان سے لیکر اراضی مرہونہ پر مدعیان کا قبضہ

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی حبیب محمد صاحب ایچ ۔ سی ۔ ایس صوبہ دار صوبۂ ورنگل۔

پول سٹی ونکیا
بنام
پلے پاٹی سومرڈو

کرا دیا جائے۔ اراضی کا بیعنامہ بحق مدعیان تحریر و تکمیل کر لیا جائے اور پٹہ بھی منتقل کرایا جائے مدعی علیہ نے انکا زر کردیا مدعیان قوم محفوظ سے ہیں اور حسب معاہدہ زر رہن مدعی علیہ کو ادا کرنے آمادہ ہیں اس لئے مدعیان بازیافت قبضہ انفکاک رہن کے مستحق ہیں۔

محکمۂ ضلع میں تحقیقات آغاز ہوئی اور جناب اول تعلقدار صاحب نے بقیام تنقیحات بمواجہ وکلائے فریقین ایک بسیط تجویز فرماتے ہوئے نفس مقدمہ کی حد تک یہ تجویز فرمائی کہ " لہذا اس اقرارنامہ کو روئداد سے بالکلیہ ثابت قرار دیتے ہیں اس کا اثر بیعنامہ رجسٹری شدہ پر کیا ہوگا اسپر غور کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جب اقرارنامہ ثابت قرار پا چکا تو معاملہ بیع رہن متصور ہوگا اور حسب دفعہ (۱۰) ضمن (۲۰) قانون انسداد انتقال اراضی زرعی عمل ہوگا۔ مدعیان چونکہ زر رہن ہیں (الـــ) ادا کرنے آمادہ ہیں تو بادائی رقم اراضی پر قبضہ دلایا جانا چاہئے اور بیعنامہ مدعی علیہم کے قبضہ میں ہے مدعیان کو واپس دلایا جائے اس بیعنامہ کو رہن نامہ متصور کرنے میں حسب ذیل امور ہمارے پیش نظر رہے۔

(۱) (ـــ یکر) اراضی جو تحت پالیر پراجکٹ واقع ہے اس لئے (الـــ) بالکل ناکافی بدل ہے شہادت سے اس وقت کی قیمت کم از کم (ـــ یا ـــ) فی یکر واجبی قرار پاسکتی ہے۔

(۲) مدعی علیہ جو ایک ساہوکار ہے دھیڑوں کی مالی سقیم حالت سے فائدہ اٹھا کر ان کی زمین ہمیشہ کے لئے غصب کرنے کی کوشش کی اور نظائر کے دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایسے معاملات اکثر ہوا کرتے ہیں ایک طرف تو بیعنامہ قطعی تکمیل کرالیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ بغرض اطمینان مشتری ایک اقرارنامہ سادہ کاغذ پر تکمیل کر دیتا ہے جس میں کہ رہن بیع کا اقرار کرتا ہے اس کارروائی میں فریقین کا تعلق مسلمہ طور پر دائن مدیون کا ہے۔ لہذا میری رائے میں اس تنقیح کے طے کرنے میں ممد ہے کہ بیعنامہ از روئے اقرارنامہ دراصل رہن بیع بالوفا تھا۔ لہذا تنقیح نمبر (۲) بحق مدعیان فیصل کی جاتی ہے۔ اور تخمیناً دعوائے مدعیان ڈگری کیا جاتا ہے۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے پول سٹی ونکیا و پولسٹی لکشمی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے باظہار واقعات تجویز ضلع سے اتفاق فرماتے ہوئے مرافعہ نامنظور فرمایا۔ اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں منجانب پول سٹی ونکیا اور پول سٹی لکشمی مرافعہ پیش ہوا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

## عذرات

(۱) محکمۂ مال نے گو مرافعہ علیہ نمبر (۲) کے خلاف کوئی تجویز نہیں فرمائی ہے مگر یہ صراحت ہے کہ مرافعہ علیہ نمبر (۲) کے حقوق متاثر ہوئے ہیں ان کے علاوہ مرافعہ علیہ نمبر (۲) کے مقابل کوئی تنقیح قائم نہیں ہوئی اور وہ نابالغہ ہے اس کے

پول سٹی وینکیا
بنام
پلے پاٹی سوہڑو

حقوق کی حفاظت ہر محکمہ پر لازمی ہے۔

(۲) بیعنامہ تکمیل کردہ مرافعہ علیہم ۲۹ ر خورداد ۱۳۴۳ ف اور جس اقرارنامہ کا مرافعان کو پابند کیا جاتا ہے وہ تحریر کردہ ۲۷ ر خورداد ۱۳۴۳ ف کا ہے جب کوئی حیثیت مرافعہ نمبر (۱) کی اراضی مذکور میں نہ تھی اس لئے اقرارنامہ مؤثر بہ دستاویز نہیں ہوسکتا جب کسی شخص کو حق حاصل ہو تو یہ نسبت معاہدہ کرسکتا ہے قبل حصول حق اس کا نسبت معاہدہ ایک بے معنی اور بے اثر ہوگا۔

(۳) محکمہ جات تحت نے اپنی تجاویز میں جو وجوہ ارقام فرمائے ہیں وہ اس وجہ سے صحیح نہیں ہیں کہ جس وقت یہ اراضی بدست مرافع نمبر (۱) فروخت کی گئی اس وقت ناہموار ہونے کی وجہ ناقابل استفادہ تھی جس کو کثیر اخراجات برداشت کرکے قابل کاشت بنایا گیا۔

(۴) مدعیان کے بیان میں اور ان کے پیشکردہ شہود کے بیانات میں اختلافات ہیں جس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ان کی کوئی دادرسی کی جاسکتی ہے۔

(۵) مدعیان نے اراضیات کو بیع کرکے پٹہ بھی بنام مرافعان منتقل کردیا ہے اور اراضیات پھوڑی ہونے کے بعد بھائی پیٹرک بھی مرافعان کے نام کردیا گیا ہے ان عملیات سے بھی اقرارنامہ کی تکذیب ہوتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ دعوے مدعیان خارج فرمایا جائے یا تکمیل تحقیقات کے لئے مقدمہ واپس فرمایا جائے۔

**حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علیخان صاحب ارکان مجلس مال۔**

**تمہید** ۔ فریقین کے مباحث کی سماعت کی گئی۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ مسمیان پلے پاٹی سوہڑو وغیرہ جو حسب قانون انسداد انتقال زرعی اراضی قوم محفوظ کے ارکان ہیں مسمی پول سٹی وینکیا رکن قوم غیر محفوظ کو سروے نمبرات (۲۲۶) موقوعہ چلکے پلی تعلقہ کھمم بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ بتاریخ ۲۹ ر خورداد ۱۳۴۳ ف بیع کردیا۔ چنانچہ ان نمبرات کا پٹہ بھی مشتری کے نام منتقل کردیا گیا اور مشتری مذکور نے بعد میں سروے نمبرات مذکورۂ بالا کے ایک حصہ کو اپنی زوجہ کے نام منتقل کردیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بیعنامہ مذکورۂ بالا سے دو روز قبل بتاریخ ۲۷ ر خورداد ۱۳۴۳ ف ایک سادہ کاغذ پر مشتری نے یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ اگر اندرون (۹) سال بائع زر ثمن مشتری کو ادا کردے تو بائع کو اراضیات مبیعہ واپس کردیجائیں گی فریقین کا یہ معاہدہ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی سے قبل ہوا تھا اور ۱۳۴۷ ف میں قانون مذکور نافذ ہوا مرافعہ علیہ بائع نے اس تصور سے کہ فریقین کا معاہدہ دراصل اراضی کی بیع کا نہیں بلکہ رہن کا ہے محکمہ کسادل تعلقداری ضلع ورنگل میں انفکاک رہن اور استرداد قبضہ اراضیات کا ڈگری دائر کیا محکمہ ضلع اور لصیغۂ مرافعہ

پول شٹا دیکیا
بنام
بیلے پاٹی سوماڑد

صوبہ داری نے نوعیت معاہدہ کو رہن بیع بالوفار قرار دیکر بحق مرافعہ علیہم تجویز صادر کی جس کی ناراضی سے منجانب مشتری محکمہ ہٰذا میں مرافعہ ثانی پیش ہوا۔

لائق وکیل صاحب مرافعہ گزار نے یہ بحث کی کہ فریقین کے مابین بیع کا جو معاہدہ ہوا تھا اس کی تکمیل اور تعمیل نفاذ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی سے کئی سال قبل ہو چکی۔ دیگر یہ کہ استرداد اراضیات کا جو اقرار نامہ پیش کیا گیا ہے وہ فرضی ہے اس لئے کہ اقرار نامہ مذکور میں بیعنامہ کے دو روز قبل کی تاریخ درج ہے اس کے جواب میں لائق وکیل صاحب مرافعہ علیہ نے بحث کی کہ مرافعہ علیہم غیر تعلیم یافتہ اور ناخواندہ اشخاص ہیں اس لئے اختلاف تواریخ کا مسئلہ چنداں اہم نہیں بلکہ مضمون اقرار نامہ کی روشنی میں مقدمہ کا انفصال لازمی ہے۔ ہم نے مباحث فریقین پر غور کیا۔ تحت قانون انتقال اراضی مقدمات کی سماعت کے ضابطہ کو معین کر دیا گیا ہے جہاں معاملہ رہن واضح ہو اور اگر اس کی شرائط قانون مذکور کے احکام کے منافی ہوں تو اول تعلقدار صاحب کو اختیارات حاصل ہیں کہ بموجب دفعہ (۱۰) قانون مذکور شرائط رہن کو قانون کے مطابق کرنے کے بعد فریقین کی دادرسی کے لئے مناسب تجویز صادر فرمائیں۔ لیکن جب نوعیت معاہدہ میں اختلاف ہو اور رجسٹری شدہ دستاویز کے غیر مبہم الفاظ کے خلاف کسی زبانی یا تحریری معاہدہ ماسبق کی بناء پر کسی فریق کا ادعا ہو تو صحیح چارہ کار یہ ہوگا کہ ایسا فریق عدالت دیوانی میں رجوع ہو کر ترمیم معاہدہ کی ڈگری حاصل کرے اور اسی مقصد کے لئے دفعہ (۶) قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کو مدون کیا گیا ہے۔ پس مرافعہ علیہم کے لئے صحیح چارہ کار یہ ہوگا کہ حسب دفعہ (۶) ضمن (۱) عدالت دیوانی میں اس استدعا سے دعوے دائر کرے کہ بیعنامہ مذکورہ بالا کی تکمیل کے وقت اس کی نیت یہ نہ تھی کہ اراضیات زیر بحث کا دوامی انتقال عمل میں آئے۔ اگر عدالت دیوانی کی رائے میں مرافعہ علیہم کا دعوے ثابت ہو جائے تو عدالت دیوانی حسب دفعہ (۶) ضمن (۲) تجویز صادر کر کے مثل اول تعلقدار کے اجلاس پر منتقل کریگی تاکہ مقدمہ کا تصفیہ حسب احکام مندرجۂ دفعہ (۱۰) ضمن (۲) کیا جائے ورنہ خود عدالت دیوانی سے حسب دفعہ مذکورۂ بالا ضمن (۳) تجویز صادر کی جائے گی۔ اس صراحت کے بعد ظاہر ہوگا کہ محکمۂ ضلع وصوبہ داری نے جو تجویز صادر کی ہے وہ احکام قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے منافی ہے لہٰذا تجویز تحت منسوخ اور مرافعہ منظور کیا جاتا ہے۔ مرافعہ علیہم اگر چاہیں تو اولاً عدالت دیوانی میں حسب ایماء بالا رجوع ہو سکتے ہیں۔

سنہ ۱۳۵۴ ف
نشان مثل ۷/۸۶
منفصلہ ۲۳ شہریور سنہ ۱۳۵۴ ف

# مرافعہ صیغۂ مال

**محمد بشیر الدین وغیرہ** ............ **مرافعان بوکالت**

بنام

**میران محی الدین وغیرہ** ............ **مرافعہ علیہم بوکالت**

رہن انتفاعی کی صورت میں مرتہن کا چارہ کار۔

**تجویز ہوئی** کہ اگر باعتبار مضمون رہن نامہ رہن کو انتفاعی تصور کیا جائے تو ایسی صورت میں اراضی کی واپسی کا انتظام بصیغۂ مال محکمۂ اول تعلقداری سے ہو سکے گا مرتہن کو چاہئے کہ وہ تحت قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے لئے محکمۂ ضلع میں رجوع ہو کر دعوےٰ دائر کرے۔

**واقعات** یہ ہیں کہ مساۃ رحمٰن بی زوجہ محمد شہاب الدین مقطعہ دار موضع میراں شاہ پور نے ضلع میں یہ درخواست پیش کی کہ " بوجہ انتقال شوہر اور سائلہ پردہ نشین ہونے سے، جائداد مرحوم کا انتظام سائلہ سے نہیں ہو سکتا حسب دفعہ (۵) قانون کورٹ جائداد مرحوم زیر نگرانی کورٹ لی جائے۔ مرحوم کو دو ناکتخدا لڑکیاں اور ایک لڑکا معمر (۱۲) سالہ نابالغ ہے ان کی پرورش و تعلیم وغیرہ کا انتظام فرمایا جائے"۔ چنانچہ بترسیل نقل درخواست تحصیل تعلقہ پاکھال سے واقعات دریافت کئے جا کر تختہ املاک نمونہ (الف) طلب کیا گیا۔

محمد بشیر الدین احمد نے مقطعہ زیر بحث کا خود پٹہ دار قابض و متصرف رہنا بتلا کر درخواست عذرداری پیش کی تو مذکورہ درخواست بھی باظہار رائے تحصیل کو روانہ کی گئی تحصیل سے یہ رپورٹ وصول ہوئی کہ محمد شہاب الدین کے انتقال کے بعد اُن کا فرزند میراں محی الدین اپنی والدہ حقیقی مساۃ رحمٰن بی کے زیر پرورش رہا اور اراضیات و جائداد وغیرہ کی نگرانی وغیرہ محمد ابراہیم کیا کرتے تھے جو بیوہ کے داماد اور نابالغ کے چچازاد بھائی بھی ہوتے ہیں محمد ابراہیم کے علاوہ ان کے اور دو بھائی محمد بشیر الدین و یوسف الدین بھی ہیں۔ محمد ابراہیم سکندرآباد کی دوکان کے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر وہیں رہا کرتے تھے اور میراں شاہ پور میں یوسف الدین و بشیر الدین رہکر نابالغ کی جائداد اور حصہ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے اراضیات وغیرہ ایک غیر شخص کو رہن بھی کر دئے ہیں۔ بنا برآں محمد ابراہیم اور بشیر الدین اور یوسف الدین میں نزاع شروع ہوئی۔ منجانب بیوہ محمد ابراہیم نے ایک دستاویز بیعنامہ کی نقل مصدقہ پیش کی ہے جس سے واقعات مظہرہ کی تائید اور ظاہر ہے کہ اراضیات پٹہ کے منجملہ (...) ایکر ۱۳ گنٹہ رقمی (...) روپیہ کی اراضیات کو محمد بشیر الدین و یوسف الدین نے رہن بالقبض کر دیا ہے۔ بشیر الدین کی درخواست عذرداری وصول ہوئی جو جائداد کو زیر نگرانی

محمد بشیر الدین
بنام
میراں محی الدین

کورٹ لینے سے متعلق درخواست بیوہ پیش ہوئی ہے وہ غلط اور لائق اختتام تبلایا گیا۔ درخواست پیش شدہ عذرداری کارروائی ہذا کو طوالت میں ڈالنے اور بیوہ و نابالغ کو پریشان کرنے کی خاطر دیجا نا تصور کی جاکر کوئی مزید کارروائی صریحاً عمل میں نہیں لائی گئی۔ اس لئے کہ بصورت نگرانی کورٹ آف وارڈز کوئی حصہ دار بھی اپنے حقوق و حصہ سے محروم نہیں ہوسکتا بلکہ اپنا اپنا حصہ پائیں گے اور نابالغ کی جائداد کی بھی حفاظت ہوسکے گی اور بیوہ کی رفع پریشانی کا سبب ہوگا۔ تختہ املاک میں جو جائداد و اراضیات پٹہ شریک ہے اس کے نصف حصہ دار نابالغ میران محی الدین ہونا واضح ہے اس لئے ابتدائی احکام عطائے پٹہ محکمہ سرکار میں محمد شہاب الدین اور محمد میراں دونوں کے نام کی صراحت ہے شہاب الدین مرحوم کا فرزند میراں محی الدین نابالغ ہے اور محمد میراں مرحوم کے فرزنداں بشیر الدین۔ یوسف الدین اور محمد ابراہیم ہیں حصہ داران متذکرہ کو اپنی اپنی جائداد کا تا بحد حصہ تصرف کا حق حاصل رہ سکتا ہے مگر اس حالت میں جبکہ جائداد غیر منقسمہ ہو اور ایک حصہ دار نابالغ زیر پرورش مادر بیوہ و پردہ نشین ہے کوئی حق تعرفہ املاک جائز نہیں ہوسکتا۔ ان حالات میں نابالغ کے حقوق اور جائداد کی حفاظت اور اس کی تعلیم کے انتظام کی کوئی صورت بجز جائداد کو زیر نگرانی لی جانے کے اور کوئی نہیں ہوسکتی۔

تختہ املاک مرتبہ تحصیل کے معائنہ سے ظاہر ہے کہ جائداد مندرجۂ ذیل مالیتی (...) کی ہے اراضیات (...) یکر ۳۳ گنٹہ رقمی (...) مکانات سفال پوش و خس پوش (...) چوبینہ استادہ اراضیات (...) بربنائے رپورٹ تحصیل بمواجہ فریقین تحقیقات کے لئے ضلع میں تاریخ پیشی مقرر کی گئی۔ دوران تحقیقات میں کچھ حصہ جائداد کا تلف ہونا اور بقیہ جائداد بھی تلف ہونے کا اندیشہ ظاہر کر کے بیوہ کی جانب سے جائداد عارضی نگرانی میں لینے کی درخواست پیش ہوئی تو ضلع سے احکام عارضی ضبطی اجرا کئے گئے اور اس کی اطلاع نظامت کورٹ کو بھی دی گئی۔

ضلع سے جو احکام عارضی ضبطی نگرانی کے ذریعہ مراسلہ (۲۹) مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۴۵ف و مراسلہ نشان (۱۲۵) مورخہ ۲ اسفندار ۱۳۴۵ف اجرا ہوئے اُس کی ناراضی سے محمد بشیر الدین و محمد یوسف الدین و دا ہو دھر ریڈی نابالغ بولایت پدر حقیقی دھرما ریڈی بمقابلہ میراں محی الدین و قمر النساء بیگم و کریم النساء بیگم نابالغ بولایت مادر حقیقی رحمن بی محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔ عذرات حسب ذیل ہیں۔

## عذرات

(۱) یہ کہ پدر مرافعان (۱ و ۲) و پدر مرافعہ علیہم اراضیات پٹہ موقوعہ مزرعہ میراں شاہ پور سیوار ناگارم کے مشترکہ

محمد بشیر الدین
بنام
میراں محی الدین

پٹہ دار تھے اُن کی وفات کے بعد مرافعان (۱ و ۲) کے نام وراثتاً پٹہ منظور ہوا اور اراضیات مذکورہ موازی تخمیناً ۹ ما۔ ۱۱ یکر محاصلی (صہ ۱۱/ ؎) پر بحیثیت پٹہ دار بادائی مالگزاری قابض و متصرف ہیں۔

(۲) یہ کہ مرافعان نمبر (۱ و ۲) نے اراضیات مندرجہ فقرہ (نمبر ۱) کے منجملہ (۱۸ سو ۔) یکر ۱۳ گنٹہ رقمی (۱۸ ۹ ) کو مرافعہ ۳ کے حق میں سنہ ۱۳۳۵ ف میں بحصول قرضہ برائے تعمیر و ترمیم گنٹہ جات و کنددیگی بادلیات رہن بالقبض کر دیا جس پر مرافع (۳) بحیثیت قابض و متصرف ہے۔

(۳) یہ کہ مسمی محمد شہاب الدین پدر مرافعہ علیہم کا انتقال ہو کر زائد از (۱۲) سال کا عرصہ ہوتا ہے مسمی موصوف بحیات پدر مرافعان نمبر (۱ و ۲) سکندرآباد میں مقیم ہے اور صرف جائداد خاندانی موقوعہ سکندرآباد پر قابض و متصرف تھے اور جائداد از قسم پٹہ جات وغیرہ مندرجہ فقرات صدر پر پدر مرافعان (۱-۲) کے قبض و تصرف میں رہی ہے بعد انتقال موصوف سائلین مرافعان (۱-۲) بھی بلا شرکت غیرے قابض و متصرف چلے آرہے ہیں۔ سنہ ۱۳۳۵ ف سے اراضی مرہونہ پر مرافع (۳) قابض و متصرف ہے۔

(۴) یہ کہ اراضیات زیر بحث کی جملہ آمدنی اندرون ایک ہزار روپیہ ہے جس میں مرافعہ علیہم کا کوئی حق یا تعلق نہیں ہے اس لئے جائداد زیر بحث کو نگرانی کورٹ میں لینے کا قابض و بیدخل کرنے کا اختیار محکمہ تحت کو حاصل نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے تو عین معدلت ہے۔

محمد بشیر الدین مرافع نمبر (۱) نے ذریعہ درخواست مورخہ ۲۶ شہریور سنہ ۱۳۵۲ ف بانسلاک حلفنامہ یہ استدعا کی کہ میراں محی الدین نابالغ میرے عم زاد برادر ہیں اور اس جائداد کی نسبت مجھکو اب کسی قسم کا عذر نہیں ہے یہ جائداد مشترکہ ہے جس کے نصف حصہ کی حد تک میراں محی الدین نابالغ ہی مستفید ہوں گے اور مابقی نصف حصہ ہم ہر سہ برادران محمد ابراہیم و محمد یوسف الدین کا حق ہوگا کارروائی مرافعہ متدائرہ من مرافع ختم فرمائی جا کر سالم جائداد مذکورہ پر قطعی نگرانی کے احکام صادر فرمائے جائیں۔

## حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علی خاں صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ مرافعہ گذار یوسف الدین و دامودھر ریڈی ادر مرافعہ علیہ کی دلیہ وکالتاً حاضر مرافعہ گزار بشیر الدین نے مقدمہ ہذا سے دستبرداری کی درخواست پیش کی جو بعد تصدیق شریک مثل ہے۔

حاضر فریقین کے مباحث کی سماعت کی گئی۔ جناب تعلقدار صاحب نے نابالغ مرافع کی جائداد کو سرکاری نگرانی میں لینے کی جو تجویز صادر کی ہے وہ احکام مندرجہ دفعہ (۷) ضمن (ب) قانون کورٹ آف وارڈز کے مطابق ہے لیکن تصفیہ طلب امر یہ ہے کہ دامودھر ریڈی مرافعہ گذار کے حق میں بعض اراضیات کو بشیر الدین و یوسف الدین نے سنہ ۱۳۴۳ ف میں رہن کر دیا ہے ان کے متعلق کیا عمل ہوگا۔ ہم نے مضمون رہن نامہ کی سماعت کی باعتبار مضمون اس کو رہن نامہ انتفاعی تصور کیا جا سکتا ہے

مد بشیر الدین
بنام
بران محی الدین

اور زر رہن کی ادائی کا انتظام بصیغۂ مال محکمۂ اول تعلقداری سے ہو سکتا ہے اس لئے مرتہن کے لئے صحیح چارہ کار یہ ہے کہ تحت قانون انسداد انتقال زرعی زر رہن کے لئے محکمۂ ضلع میں دعوے دائر کرے اور محکمۂ موصوف سے بعد تحقیقات فیصلہ جو تجویز صادر ہوگی اس کی تعمیل بصیغۂ کورٹ آف وارڈز ہو سکتی ہے۔ لیکن نابالغ کے حقوق و جائداد کی حفاظت کے لئے فی الوقت بشمول اراضیات مرہونہ جملہ جائداد پر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قائم رہیگی نیز ایسی نگرانی کے قیام کا یہ مطلب نہیں کہ ان اشخاص کو محروم کر دیا جائے جن کو جائداد زیر بحث میں کوئی مالکانہ یا بر بناء رہن استحقاق حاصل ہو اس لئے ایسے اشخاص بصیغۂ کورٹ آف وارڈز اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے درخواست پیش کر سکتے ہیں اور بعد تحقیقات ان کی دادرسی ہو سکتی ہے بہر کیف موجودہ نوبت پر قیام نگرانی کورٹ آف وارڈز کی کارروائی میں دست اندازی نہیں کی جا سکتی ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔

## مرافعہ صیغۂ مال

۱۳۵۴ ف
شان مسل ۱۲۸/۸۷
۱۳ ف
منفصلہ

**سردار دلیپ سنگھ** مرافع بوکالت پنڈت گوبند راؤ صاحب ایڈوکیٹ

بنام

**شیخ بنے وغیرہ** مرافعہ علیہم بوکالت

---

قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کب متعلق ہوتا ہے۔

**تجویز ہوئی کہ** قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے معائنہ سے ظاہر ہوگا کہ بصیغۂ مال مقدمہ کی تحقیقات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ معاملہ رہن خواہ وہ کسی شکل میں بصیغۂ مال تسلیم کیا جا چکا ہو جہاں دستاویز مناط نالش یا اس کی نقل پیش نہ ہو سکے اور مبینہ مرتہن کو واقعہ رہن سے انکار ہو تو راہن کو اولاً عدالت دیوانی کی ہدایت دیجانی چاہیئے عدالت موصوفہ سے استقرار حق و وجود رہن کی ڈگری صادر ہونیکے بعد بصیغۂ مال تحت قانون مذکورہ بالا فریقین کو دادرسی دیجا سکتی ہے۔

**واقعات مختصر یہ ہیں** کہ شیخ بنے ولد چھگو وغیرہ نے محکمۂ ضلع میں واپسی اراضی کے متعلق درخواست پیش کی کہ "اراضی ہم درخواستگزاران کی موروثی ہے جس کو پدر مدعیان نمبر (۱تا۴) و برادر مدعی نمبر (۵) نے جن کو فوت ہو کر تقریباً (۷) سال کا عرصہ ہوا اور وراثت بھی ۱۳۴۵ف میں من مدعیان کے نام منظور ہو چکی ہے۔ پدر طرفثانی کے پاس اراضی مذکور بمعاوضہ مبلغ (للعہ) روپیہ سکہ عثمانیہ رہن بالقبض رکھے تھے جس کو (۲۰) سال سے زاید عرصہ ہو چکا ہے۔ رقم قلیل ہونے کی رہن نامہ رجسٹری کا پابند نہ تھا اس وجہ سے نقل ملسکتی ہے اور نہ من مدعیان کے پاس ہے۔ اصل رہن نامہ طرفثانی سے طلب فرمایا جائے۔ بعد رہن اراضی پر پدر طرفثانی و بعد فوتی طرفثانی قابض ہے۔ اراضی میں ترکاری و گندم کی کاشت

سردار دلیپ سنگھ
بنام
شیخ بنے

کی جاتی ہے۔ سالانہ آمدنی سو سوا سو کی ہوتی ہے۔ اس حساب سے (۲۰) سال میں بطور منافعہ قابض خالص مرتہن کو ایک ہزار سے زاید رقم وصول ہو چکی ہے۔ لہذا حسب دفعہ (۱۰) قانون انتقال اراضی زرعی معاملت رہن ختم فرمائی جا کر اراضی مرہونہ سروے نشان (۸۵) موازی (۲۹ یکر ۲۹ گنٹہ) محاصلی (۱۸ ۔ ) واقع موضع سندوں تعلقہ اورنگ آباد کا قبضہ ہم درخواستگزاروں کو دلایا جائے تو موجب انصاف ہے۔"

اسپر فریق ثانی طلب کیا گیا جس نے ذریعہ درخواست جوابدعوے پیش کیا اور منجانب مدعیان جواب الجواب داخل ہوا۔ جناب اول تعلقدار صاحب ضلع نے بتاریخ ۸ ار شہریور ۱۳۵۷ف باظہار واقعات تجویز فرمائی کہ "دلیپ سنگھ نے جوابدعوے پیش کیا ہے کہ دعوے مدعی غلط ہے وہ خود مالک اراضی ہے اور کاغذات ریکارڈ آف رائیٹس میں ان کا قبضہ ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس بناء پر زمین زیر بحث پنڈو ولد بلونتا پٹیل کو فروخت کر دی گئی ہے۔ کاغذات سرکاری سے ظاہر ہے کہ زمین زیر بحث کے پٹہ دار شیخ بنے وغیرہ ہیں۔ تاوقتیکہ شیخ بنے یا اس کے مورث کی جانب سے جائز انتقال سے متعلق کوئی وثیقہ دلیپ سنگھ پیش نہ کرے اُس وقت پٹہ دار مالک متصور ہو گا رکارڈ آف رائیٹس کا عمل مالک کی ملکیت کو زائل نہیں کر سکتا۔ قانون انسداد انتقال اراضی کی روشنی میں ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ شیخ بنے اپنی ملکیت سے کیوں محروم کیا گیا اور اُس کو کس طرح مالک اراضی بنایا جا سکتا ہے موجودہ صورت میں مدعی یہ بیان کرتا ہے کہ اُس کی زمین دلیپ سنگھ یا اُن کے بزرگوں کے قبضہ میں بر بناء رہن آئی ہے وہ واپس کر دیجائے اس کے جواب میں دلیپ سنگھ کا فرض تھا کہ وہ بتلاتے کہ مدعی یا اُن کے بزرگوں نے زمین زیر بحث اُن کے بزرگوں یا خود کے حق میں بر بناء بیعنامہ منتقل کر دی ہے اور بیعنامہ بھی اپنے بیان کے ثبوت میں پیش کر دیتے۔ محض انکار کر دینا یا لاعلمی ظاہر کر دینا اُن کے جوابدعوے کو تقویت نہیں دلا سکتا۔ جب دلیپ سنگھ کے پاس وثیقہ ملکیت نہیں ہے اور اُن کے مقابلہ میں ایک پٹہ دار یہ کہتا ہے کہ اُس کو اراضی واپس دیجائے تو ہم کو مجبوراً پٹہ دار کی درخواست کو قبول کر لینا پڑیگا بوجوہات بالا زمین زیر بحث بغیر کسی بار کے مدعیان کے قبضہ میں مسترد کر دیجائے۔"

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے سردار دلیپ سنگھ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

"اس کارروائی میں مرافعہ علیہم جو سررشتۂ مال کے مسلمہ پٹہ دار ہیں۔ اس ادعاء کے ساتھ دادخواہ ہوئے ہیں کہ پدر مرافع کے پاس اراضی زیر بحث رہن کی گئی تھی چونکہ زر رہن اندرون یکصد روپیہ تھا اس لئے رجسٹری کی ضرورت نہ تھی۔ اس طرح رہن سادہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے دفتر رجسٹری سے نقل حاصل نہیں کی جا سکتی ہے اور مرافع نے

سردار دلیپ سنگھ
بنام
شیخ بنے

زہن ہی سے انکار کیا ہے اس لئے رہن نامہ پیش نہ ہو سکا۔ تقریباً (۴۰) سال اس معاملہ کو ہو کر منقضی ہونے کے باوجود پٹہ اراضی بدستور مرافعہ علیہم کے نام ہے اور دعوے کے قریب زمانہ ماقبل میں مرافع نے اس اراضی کو بیع کر دیا ہے۔ مرافع اس کا جواب دینے سے قاصر ہے کہ مرافعہ علیہم کا پٹہ کی اراضی پر مرافع یا اس کے پدر کا تصرف کیسے ہو گیا اور اگر مالکانہ حیثیت اُن کو حاصل تھی تو کاغذات سررشتۂ مال میں اس وقت تک داخل خارج نہ کرانے کے کیا وجوہ ہیں بلکہ مرافع کو داخل خارج اراضی کرنے کے قبل اس اراضی کو بیع کرنے کا کوئی قانونی استحقاق حاصل نہ تھا۔ رکارڈ آف رائیٹس میں مرافع کی پٹہ دارانہ حیثیت کا اندراج اگر ہوا ہے تو وہ قابل تسلیم قرار نہیں پاتا ہے۔ بلکہ مرافعہ علیہم کی ان اراضیات پر پٹہ دارانہ حیثیت برقرار ہے۔ چونکہ مرافع اپنے پوزیشن کو صاف کرنے سے قاصر ہے اس لئے اندریں حالات جو تجویز ضلع نے کی ہے اُس میں دست اندازی کا موقع نہیں معلوم ہوتا۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔"

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش ہوا ہے۔

## عذرات

(۱) یہ کہ محکمۂ تحت میں جب مقدمہ زیر دوران تھا تو مرافعہ علیہ مسمی شیخ عمر فوت ہو چکا تھا جس کی اطلاع اجلاس موصوفہ کو قبل سماعت بحث دیجا چکی تھی مگر اجلاس موصوفہ سے بلالحاظ وفات مرافعہ علیہ مذکور الصدر نفس مقدمہ میں بعد سماعت بحث فیصلہ صادر فرمایا گیا جو ایک اہم بے ضابطگی ہے اور فوت شدہ شخص کے ورثاء کے مقابلہ میں تجویز تحت کالعدم اور بے اثر ہے۔

(۲) یہ کہ اراضی متدعویہ مملوکہ و مقبوضہ من مرافع تھی جس کو من مرافع نے بحق ہنڈ و ولد بلونتا قطعی بیع کر کے اراضی مذکورہ پر مشتری موصوف کا قبضہ کرا دیا ہے اور رکارڈ آف رائیٹس کے کاغذات میں بھی عمل ہو چکا ہے۔ ان حالات میں مشتری کو فریق مقدمہ بنائے بغیر بلا کسی تحقیقات کے محکمۂ تحت نے جو تجویز صادر فرمائی ہے وہ بھی لائق تنسیخ ہے۔

(۳) یہ کہ مرافعہ علیہم کو اراضی متدعویہ کی ملکیت و مقبوضت سے کسی قسم کا کوئی حق یا تعلق نہیں ہے۔ رہن مبینہ مدعیان سے من مدعی علیہ مرافع کو انکار ہے نہ کوئی رہن نامہ پیش ہوا ہے اور نہ واقعہ رہن مبینہ کسی دیگر شہادت سے ثابت کیا گیا ہے۔ ان حالات میں بلا کسی ثبوت کے دعوے مدعی کو ڈگری فرمانے میں محکمہ جات تحت نے قانونی غلطی فرمائی ہے۔

(۴) یہ کہ عدالتہائے تحت محض اس بنا پر کاغذات سرکاری میں مدعیان مرافعہ علیہم کا نام بحیثیت پٹہ دار درج ہے اور من مدعی علیہ مرافع نے اپنے یا اپنے مورث کے قبضۂ جائز کے متعلق کوئی وثیقہ پیش نہیں کیا دعوے مدعیان کو

سردار دلیپ سنگھ بنام شیخ نبے

ڈگری فرمانے میں غلطی فرمائی ہے اس لئے کہ قانوناً بار ثبوت اس امر کا کہ اراضی زیر بحث مرافع یا مورث مرافع کے حق میں رہن کی گئی تھی اور تاریخ ارجاع دعوے تک رہن قائم اور برقرار تھا۔ مدعیان مرافعہ علیہم پر تھا جس کے متعلق کوئی ثبوت منجانب مدعیان مرافعہ علیہم پیش نہیں ہوا۔ ان حالات میں عدالتہائے تحت کو کوئی اختیار سماعت ہی حاصل نہ تھا اس لئے تجاویز تحت قانوناً کالعدم و لائق تنسیخ ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ جات عدالتہائے تحت منسوخ فرمائے جائیں تو عین معدلت ہے۔

## حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علی خان صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبر (۵۸) موقوعہ سندون تعلقہ اورنگ آباد کا پٹہ مرافعہ علیہم کے نام ہے ان اشخاص کا بیان ہے کہ ان کے والد نے اندازاً (۲۰) سال زائد عرصہ قبل سروے نمبر مذکور کو بحق مرافعہ گذار رہن بالقبض کر دیا تھا۔ مرافعہ علیہم نے تحت قانون انتقال انسداد زرعی اراضی محکمہ جات تحت میں دادرسی طلب کی تو محکمہ ضلع و صوبہ داری نے بحق مرافعہ علیہم تجویز صادر کی جس کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا۔ مرافعہ گذار کا اہم عذر یہ ہے کہ وہ اراضی زیر بحث پر مالکانہ قابض ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں رکارڈ آف رائٹس کی نقل پیش کی گئی نیز مرافعہ گذار نے واقعہ رہن سے قطعاً انکار کیا۔

فریقین کے مباحث کی روشنی میں سب سے اول اس امر کا تصفیہ ہونا چاہئے کہ مقدمۂ ہذا کی ابتدائی تحقیقات سررشتۂ مال میں ہوگی یا عدالت دیوانی میں قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے معنی سے ظاہر ہوگا کہ بصیغۂ مال مقدمہ کی تحقیقات اُسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ معاملہ رہن خواہ وہ کسی شکل میں ہو بصیغۂ مال تسلیم کیا جائے۔ مقدمۂ ہذا میں اصل دستاویز رہن یا اس کی نقل پیش نہیں ہوئی اور مرافعہ گذار کو جو قابض اراضی ہے وجود رہن سے انکار ہے۔ ایسی صورت میں معاملہ رہن کو مشتبہ قرار دینے کے لئے صحیح طریقۂ کار یہ ہوگا کہ مرافعہ علیہ اولاً عدالت دیوانی میں رجوع ہو کر استقرار حق و وجود رہن کی ڈگری حاصل کرے اور اُس کے بعد ڈگری مذکورہ کو صیغۂ مال میں پیش کرے تو استرداد اراضی مندعویہ کے متعلق قانون مذکورۂ بالا کی روشنی میں تجویز صادر کی جائے گی یہ بھی واضح رہے کہ دستاویز مناط نالش یا اس کی نقل کی عدم پیش سازی کی صورت میں محض عمل پٹہ کی بناء پر مقدمات کی سماعت تحت قانون مذکورۂ بالا کی جائے تو اس امر کا خطرہ ہے کہ اراضیات کے ایسے قابضان قدیم جن کے نام عمل پٹہ نہیں لیکن جن کو حق مالکانہ حاصل ہو چکا ہے ان کے مقابلہ میں برائے نام پٹہ داروں کی طرف سے کسی مبینہ رہن کے ادعاء کے ساتھ مقدمات دائر کئے جائیں ایسی امکانی خرابی کے انسداد و نیز قابضان قدیم کے حقوق کی صیانت کیلئے طریقہ انصاف

یہ ہوگا کہ جہاں دستاویز منا ما نالش یا اس کی نقل پیش نہ ہو سکے اور مبینہ مرتہن کو مبینہ رہن سے انکار ہو تو راہن کو اولاً عدالت دیوانی کی ہدایت دیجائے۔ البتہ عدالت موصوفہ سے استقرار حق و وجود رہن کی ڈگری صادر ہونیکے بعد بصیغۂ مال تحت قانون مذکورۂ بالا فریقین کی دادرسی کی جائے۔ اس وضاحت کے ساتھ تجویز تحت منسوخ اور مرافعہ منظور۔

## مرافعہ صیغۂ مال

نشان مثل ہیئت ۱۳۵۳ف
منفصلہ ۱۳۵۵ف

**وینکٹ ریڈی وغیرہ** ........................ **مرافعان بوکالت**

بنام

**انجمن اتحاد باہمی وغیرہ** ........................ **مرافعہ علیہم بوکالت**

انجمن اتحاد باہمی کے ذریعہ اراضی کے ہراج کئے جانے کے بعد کوئی غور نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ اگر انجمن اتحاد باہمی کی جانب سے جس قدر مراعات کئے جاسکتے تھے کئے گئے اور مدیون نے اُس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ چنانچہ بالآخر اراضی کا سہ بارہ ہراج بھی کیا گیا۔ اور خریدار نے رقم بھی داخل کردی تو پھر باوجود اس کے کہ مدیون ڈگری رقم داخل کرنے آمادہ ہوا اُس کے عذرات پر کوئی غور نہ کیا جائے گا۔

**واقعات** وینکٹ ریڈی ولد رام کشٹا ریڈی سکنہ کوناپور و چنا وینکٹ ریڈی ولد بلا ریڈی۔ نے انجمن اتحادی سے جو رقم حاصل کی تھی اُس کی ادائی نہ ہونے سے ذریعہ فیصلہ ثالثی اُس کا تصفیہ سال ۱۳۴۱ف میں عمل میں آیا۔ وینکٹ ریڈی کے ذمہ اصل ([illegible]) سود ([illegible]) جملہ ([illegible]) ادائی ۱۳۴۱ف [illegible] ۱۳۴۲ف میں [illegible] اور ۱۳۴۳ف میں ([illegible]) چنا وینکٹ ریڈی کے ذمہ اصل ([illegible]) سود ([illegible]) جملہ ([illegible]) ادائی بشرط رجسٹری جائداد بابتہ ۱۳۴۱ف میں ([illegible]) بابتہ ۱۳۴۲ف میں ([illegible]) سال ۱۳۵۳ف میں ([illegible]) قرار پائی فیصلہ جات ثالثی تعمیلاً بتوسط ضلع تحصیل میں وصول ہوئے اور تحصیل سے وصول رقم کی کارروائی عمل میں آئی۔ وینکٹ ریڈی مدیون کا بقیہ ([illegible]) راجریڈی ضامن ہونے سے تحصیل سے ایک مہلت دی گئی۔ من بعد وینکٹ ریڈی مدیون نے ([illegible]) داخل تحصیل کیا جو کردی ورق (۵، ۷) پر جمع کئے گئے۔ مگر بقیہ رقم وصول نہ ہونے پر تحصیل سے نیلام اراضیات کے متعلق بتوسل تختہ استجازت نیلام ذریعہ (۵۳۵) مورخہ ۲ ر آبان ۱۳۴۹ف ضلع میں بدیں صراحت روانہ کیا گیا کہ "باوجود تعمیل نوٹس و انقضائے مدت رقم داخل ہوئی اور نہ ایفاء بقایا کی نسبت کوئی جواب پیش ہوا۔ مدیون سخت نادہندہ ہیں بغیر نیلام اراضی مکفولہ

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ میدک مورخہ ۱۰ ر آبان ۱۳۵۲ف۔

وینکٹ ریڈی
بنام
انجمن اتحاد باہمی

کے ادخال رقم کی کوئی توقع نہیں ہے ۔ بقایا اکثیر تعداد میں ہے ۔ ان دونوں مدیون کے کوئی حصہ دار وشکمیدار نہیں ہیں ۔ بتوسط ضلع محکمۂ صوبہ داری سے نیلام اراضیات کی منظوری صادر فرمائی گئی ۔ چنانچہ ضلع سے تختہ استجازت نیلام تعمیلاً تحصیل کو روانہ کیا گیا تحصیل سے بعد اجرائی اشتہار اراضیات کا ہراج عمل میں آیا اور ذریعہ مراسلہ (۵۷۳) مورخہ ۲۴ رتیر ۱۳۵۲ف ضلع میں یہ تحریک کی کہ "ہر دو مدیونان کے ذمہ قرضہ انجمن ([illegible]) باقی برآمد ہونے سے باجرائی اشتہار بمقام راما‌ئم پیٹھ جلسۂ عام میں بالمواجہ انسپکٹر صاحب انجمن نمبرات مندرجہ کا نیلام بامید منظوری سہ بارہ کئے جانے پر ([illegible]) کا سوال آیا ہے ۔ منجملہ مشتریان کے چلکا راجنا ساکنہ راما‌ئم پیٹھ مشتری نیلام کی جانب سے ربع رقم نیلام ([illegible]) داخل ہو کر کر دی انجمن (۴۷) مورخہ ۲۴ تیر ۱۳۵۲ف پر جمع ہوئے ہیں ۔ بلحاظ رقم مجتمعہ موسم کاشت آبی مشتری کو عارضی اجازت کاشت دیدی گئی ہے مدیون کو نمبرات نیلام شدہ کے علاوہ ([illegible] ایکر) محاصلی ([illegible]) کا پٹہ گذارے کے لئے بچ رہتا ہے جو کافی ہے نیلام سہ بارہ کی منظوری صادر فرمائی جائے ۔"

بعد مشتری چلکا راجنا کی جانب سے باقی رقم نیلام کاملاً ([illegible]) داخل ہونے پر تحصیل سے احکام پٹہ وقبضہ اجرا کئے جا کر ذریعہ مراسلہ (۵۹۰) مورخہ ۶ رامرداد ۱۳۵۳ف ضلع کو اطلاع دی گئی محکمہ ضلع میں بھی مدیون کی جانب سے درخواست پیش ہوئی ۔ مگر صاحب ضلع نے ۲ رامرداد ۱۳۵۲ف کو یہ تجویز فرمائی کہ "مددگار صاحب انجمن اس وقت موجود ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ قسط بندی کی تعمیل نہیں ہوئی ۔ اسی سبب ہراج کرنا پڑا اب چونکہ سہ بارہ ہراج ہو چکا تو ایسے عذرات قابل غور نہیں ہو سکتے ۔ صاحب موصوف یہ بھی کہتے ہیں کہ باقیدار کل سے پھر اتنا رقم لی جائے جبکہ وہ قسط بروقت ادا کیا ہوا ہوتا تو اس طرح اب رقم داخل کرنے کی سعی نہ کیجاتی بہرکیف اقساط بندی کی تعمیل نہ ہونا ظاہر ہے ۔ پس سہ بارہ کی منظوری دیدی جائے ۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے وینکٹ ریڈی و نارائن ریڈی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے فیصلہ ثالثی کے قبل کے واقعات کا اظہار کر کے بدیں عذر مرافعہ نامنظور فرمایا کہ ۱۲ رتیر ۱۳۵۱ف کو ہراج کی تکمیل ہوئی اور ہراج گیرندہ کی جانب سے ۲۴ رتیر ۱۳۵۲ف رقم نیلامی داخل ہونے پر عمل دخل کے احکام بھی اجرا کر دئے گئے ۔ کارروائی نیلامی کے دس روز کے بعد ضلع میں رجوع ہونیکا مرافعان کو حق ہی حاصل نہیں ہوتا تھا اگر بروقت رقم اقساط ادا ہوتی تو نیلام کی نوبت ہی نہیں آتی ۔ یہ عذر کہ کوڑیوں کے مول قیمتی اراضیات کا ہراج ہو گیا تختہ نیلام کے معائنہ سے صحیح نہیں پایا جاتا کہ اراضیات کی قیمت ہراج میں کافی آئی ہے ۔

وینکٹ ریڈی
بنام
انجمن اتحاد باہمی

بہرحال مرافع کے ساتھ حسب احکام انجمن جس قدر مراعات کئے جاسکتے تھے سب کچھ کئے گئے جس سے انہوں نے استفادہ نہیں کیا۔ مزید رعایت کا کوئی موقع باقی نہیں ہے۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مدیون نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ ثانی بمقابلہ انجمن و مشتریان پیش کیا ہے عذرات حسب ذیل ہیں۔

## عذرات

(۱) یہ کہ بلحاظ اقساط مقررکردہ مددگار صاحب انجمن سابقہ کوئی اقساط ناغہ نہیں ہوئے اور قسط سال رواں سے بھی کچھ ادائی کی گئی تھی اور بلحاظ تجویز ختم سال تک قسط معینہ ادا کرنا لازم تھا۔ سال ختم ہی نہیں ہوا تو پھر بقیہ کا سوال نہیں پیدا ہوتا اور اگر اقساط مقررکردہ عامل صاحب کے لحاظ سے معمولی سی رقم بذمہ مرافعان باقی تھی معمولی سی رقم کے لئے اراضیات مرافعان کا نیلام کرنا بیجا سختی اور ناانصافی کا باعث ہے۔

(۲) یہ کہ نیلام اس مقام پر جہاں اراضیات واقع ہیں نہیں ہوا اور نہ اشتہار نیلام کی تعمیل اہل موضع پر ہوئی اور نہ اس کی تشہیر کرائی گئی۔ اشتہار نیلام پر صرف مرافعاعلیہ نمبر (۲) کے دستخط بحیثیت مقدم مالی ہیں اور باشندگان کوناپور سے صرف مرافعہ علیہ نمبر (۲) ہی جلسۂ ہراج میں شریک ہوا اور اسی نے درخواست محکمۂ صوبہ داری میں پیشکردی کہ اس نے رقم نیلام داخل نہیں کی ہے مرافعہ منظور کئے جانے میں اسے عذر نہیں ہے نیلام کی کارروائی خلاف ضابطہ و سازش پر مبنی ہے۔

(۳) یہ کہ محکمہ تحت کا یہ استدلال کہ ۲۱ تیر ۱۳۵۲ف کو ہراج کی تکمیل ہوئی اور ہراج گیرندہ کی جانب سے ۲۴ تیر ۱۳۵۲ف رقم نیلام داخل ہوئی عمل دخل کے احکام بھی اجراء کردئے گئے۔ کارروائی نیلام کے تکمیل کے دس روز کے بعد ضلع میں رجوع ہونیکا حق ہی حاصل نہیں ہوا غیرصحیح و خلاف قانون ہے۔

(۴) یہ کہ ۲۲ امرداد ۱۳۵۲ف کو ضلع نے سہ بارہ کی منظوری دی۔ قبل منظوری نیلام مرافعان بتاریخ ۳۰ تیر ۱۳۵۲ف رجوع ضلع اور خواہان تنسیخ نیلام ہوئے۔ اور رقم داخل کرنے کی آمادگی ظاہر کی جس کا حق مرافعان کو قانوناً حاصل تھا۔ تجویز محکمہ مرافعہ عنہا غلط فہمی پر مبنی ہے۔

(۵) یہ کہ مرافعان نے قبل منظوری نیلام سہ بارہ ۳۱ تیر ۱۳۵۲ف رجوع ضلع ہوئے جس پر محکمۂ ضلع نے سائلان کو ادائی رقم بروقت کے رسائد پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا اور دو روز کی مہلت عطا فرمائی۔ لیکن خلاف مہلت معطیہ (جو اگرچہ تحریری نہ تھی) محض مددگار صاحب انجمن کے حاضر دربار ہوکر باور کرانے پر بغیاب سائلان

وینکٹ ریڈی
بنام
انجمن اتحاد باہم

تجویز صادر فرمائی گئی اور سہ بارہ کی منظوری دی گئی۔ ان واقعات کی طرف محکمۂ مرافعہ عنہا کی توجہ معطوف کرائی گئی لیکن محکمۂ تحت نے اس کی نسبت تجویز نہیں فرمائی۔

(۶) یہ کہ مرافعہ علیہ نمبر (۲) ایک با اثر گنہ دار ہے وہ اپنے اثرات کو کام میں لاکر مرافعان کی بیش قیمت اراضیات کو کوڑیوں کے مول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ عہدہ داران تحت کی طرفداری وسازش روئداد مثل سے روشن ہے۔ مشتریاں نمبر (۳ و ۴) نے زر نیلام ابتک داخل نہیں کیا۔

(۷) یہ کہ اراضیات نیلام شدہ کے منجملہ بعض اراضیات پر باوجود مرافعان کی کاشت موجود ہونے کے اور باوجود حکم التواء محکمۂ مرافعہ سے صادر ہونے کے قبضہ کرا دیا گیا ہے جو لائق توجہ عالی ہیں۔

(۸) یہ کہ محکمہ مرافعہ عنہا نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ مددگار صاحب انجمن کے بالمشافہ بیان پر کہ کوئی رقم مرافعان کی جانب سے وصول ہوئی اور نہ عنقریب وصول ہونے کی توقع ہے اس لئے سہ بارہ کی منظوری دی گئی بالکل روئداد کے خلاف۔ مرافعان نے اقساط ماضیہ بروقت ادا کئے اور منظوری نیلام سے قبل پوری رقم واجب الادا ادا کرنے آمادہ تھے اور بعد ارجاع مرافعہ مرافع نمبر (۳) نے اپنے ذمگی رقم (۱۵۰ روپیہ) ذریعہ بیمہ روانہ کی تجاویز محکمہ جات تحت قابل تنسیخ ہیں۔

(۹) ہماری فیاض حکومت متعدد قوانین کے ذریعہ یہ قوانین مدون فرمائے ہیں کہ کاشتکاروں کے ہاتھ سے اراضیات نہ نکلنے پائیں۔ لیکن بخلاف اس اصول کے سائلان کے اراضیات کوکوڑیوں کے مول دوسروں کے ہاتھ منتقل کئے جارہے ہیں۔

(۱۰) تاریخ پیشی پر مرافعان نے یہ درخواست پیش کی تھی کہ مرافعہ علیہ نمبر (۳) کا نام سہواً ہاشمی محمد لکھا گیا اور رجسٹرات انجمن طلب فرمائے جاکر ملاحظہ فرمائے جائیں۔ لیکن محکمۂ تحت نے ان دو واجبی استدعاؤں کو نا منظور فرماکر بحث سماعت فرمائی اور نہایت عجلت سے کام لیا۔ لہذا استدعا ہے کہ:۔
بمنظوری مرافعہ تجاویز محکمہ جات تحت منسوخ فرمائے جائیں اور نیلام اراضیات منسوخ فرمایا جائے

## حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علیخاں صاحب ارکان مجلس مال

**تمہید** - وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی - صوبہ دار صاحب نے اول تعلقدار صاحب کی تجویز سے اتفاق فرماکر مرافعہ نا منظور کیا جس کا مرافعہ اب ہمارے پاس پیش ہوا اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں پائی جاتی جیسا کہ صوبہ دار صاحب نے اپنی تجویز میں لکھا ہے - مرافع کے ساتھ انجمن سے جس قدر مراعات کئے جاسکتے تھے

وینکٹ ریڈی بنام انجمن اتحاد باہمی

سب کچھ کئے گئے جس سے انہوں نے کوئی استفادہ نہیں کیا۔ با ضابطہ ہراج کے بعد چلکا رامیانے جس قدر اراضیات خریدا اور جن کی منتقلی کی کارروائی بھی ختم ہو چکی۔ اب اس کارروائی میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں اس لئے چلکا راجنا مرافعہ علیہ کے خلاف جو مرافعہ ہے وہ نامنظور۔

البتہ خواجہ معین الدین اور اننت ریڈی مرافعہ علیہم نمبر (۳ و ۴) کی حد تک چونکہ رقم کی ادائی ہوئی ہے اور نہ قبضہ دلوایا گیا ہے۔ اس لئے نیلام منسوخ کیا جاتا ہے اور مرافع کو ادائی رقم کا موقعہ دیا جائے۔ لہذا مرافعہ علیہ (۳ و ۴) کے خلاف مرافعہ منظور۔

١٣٥٦ف نشان مثل ۴۳/۸۷ منفصلہ ۱۵ ار اسفندار ۱۳۵۷ف نشان فیصلہ (۸) ۱۳۵۷ف

## مرافعہ صیغہ عطیات

## کشن راؤ بھیم راؤ مرافع بوکالت رائے گنپت لال صاحب ایڈوکیٹ و پنڈت بلونت راؤ صاحب وکیل

بنام

## بھیمین راؤ وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت

انعام کی اراضی پر کسی دوسرے کا قبضہ غیر قانونی۔ اراضی انعام کی نسبت کوئی معاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) اراضی عطیہ سلطانی پر بجز انعامدار کے اور کوئی شخص قابض نہیں ہو سکتا اور ایسا شخص یہ استدلال نہیں کر سکتا کہ چونکہ وہ دیرینہ قابض ہے اس لئے اس کو اراضی انعام کے پورے حقوق حاصل ہو گئے یا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا گیا تھا جس کا کہ انعامدار پابند ہے۔

(۲) اراضی انعامی یا جاگیر یا مقطعہ جو عطائے سلطانی ہوں بجز معطی لہ کے غیر کے قبضہ میں نہیں رہ سکتی اگر معاشدار نے کسی غیر سے معاہدہ بھی کیا ہو تو یہ معاہدہ قابل پابندی نہیں ہو سکتا۔

**واقعات** یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۶۹۹) ۱۲۹۶ف رسوم دیسپانڈیہ گری بنام دیوراؤ ولد پانڈو رنگراؤ۔ چمنا بائی زوجہ بھیم راؤ پسر متبنٰے کشن راؤ کونیر راؤ ولد وینکٹ راؤ ورنگراؤ ولد نرسنگراؤ بحال ہوئی و اراضیات سیری ہی باخذ دو ثلث حصہ محاصل سرکار انہیں صاحبان منتخب کے نام بحال ہوئے ہر ایک صاحب منتخب کی رقم رسوم و سیریات موقوعہ مختلف مواضعات کی جو صراحت محولہ صدر میں درج اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کشن راؤ بنام بھیمن راؤ

(۱) دعویدار اول دیوراؤ رسوم ([illegible]) سیریات ([illegible] بگیہ) محاصلی ([illegible]) ۔

(۲) جمنا بائی دعویدار دوم ([illegible]) ۔ ([illegible] بگیہ) محاصلی ([illegible]) ۔

(۳) دعویدار سوم کونیر راؤ ۔ رسوم ([illegible]) سیریات ([illegible] بگیہ) محاصلی ([illegible]) ۔

دعویدار چہارم رنگراؤ ۔ رسوم ([illegible]) سیریات ([illegible] بگیہ) محاصلی ([illegible]) ۔

اس کے بعد ذریعہ مراسلہ معتمدی مالگزاری نشان (۹۱) واقع ۲۹ ر آبان ۱۲۹۸ ف منظوری مدار المہام یہ حکم دیا گیا کہ انفرادی طور پر موضع کی اراضی پر دو ثلث محاصل نہ لیا جائے بلکہ مجموعی طور پر جملہ مواضعات کے متعلق ([illegible]) سال بسال داخل سرکار ہوں ۔ گویا مقدار مذکورہ داخل در سرکار بطور بالمقطعہ قرار دیگئی اور ثلث و دو ثلث کی قید اُٹھادی گئی ۔

صاحب منتخب نمبر (۲) جمنا بائی کی وراثت بنام فرزند متبنےٰ مادھوراؤ عرف کشن راؤ کے نام منظور ہوئی ہے ۔ ۱۹ ر خورداد ۱۳۵۶ ف کو منجانب کشن راؤ محکمہ ضلع میں درخواست پیش ہوئی کہ بسروے نمبرات (۸ - ۹) موقوعہ بیلا و اکرام خالی عطیہ شاہی انعامات ہیں ۔ مشروط الخدمت ہیں اور وہ صاحب منتخب ہے ۔ ان اراضیات پر بھیمراؤ و جینا ردھن راؤ مالی و پولیس پٹیل کا ناجائز قبضہ ہے ۔ عطیات کا بنیادی اصول یہ ہے کہ عطیہ شاہی معاش معطی لہٗ ہی کے قبضہ میں رہے ۔ غیر شخص خلاف منشاء معطی قابض و متصرف نہیں رہ سکتا ۔ بلحاظ فرمان مبارک مورخہ ۲ محرم ۱۳۳۳ھ معاش خواہ کسی قسم کی ہو بلا منظوری سرکار بیع یا رہن یا اور کسی طور سے منتقل نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ معطی کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ معطی لہٗ اُس سے مستفید ہو مدعی علیہ کا یہ کہنا کہ وہ عرصۂ دراز سے اراضیات انعام مالکانہ قابض ہیں قابل لحاظ نہیں ہے ۔ اس لئے یہ اراضیات بلحاظ احکام مندرجہ گشتیات (۱۰۵) ۱۲۸۲ ف گشتی نشان (۸۷) ۱۳۱۲ ف و نشان (۶۱) ۱۳۴۰ ف فوراً زیر نگرانی سرکار لیجانی چاہئے ۔ عطیات میں قبضہ مخالفانہ کی بحث بھی نہیں ہوسکتی ۔ عطیات کی نسبت غاصبانہ قبضہ قبضہ کی تعریف میں داخل نہیں ہے ۔

وہ کتنے ہی سال کو ہو بیدخل کیا جاسکتا ہے ۔ متعدد نظائر میں ایسا ہی تصفیہ ہوا ہے ۔ مدعی علیہ کو کوئی حق اس معاش میں نہیں ہے اُن کا قبضہ محض زبانی معاہدہ پر بحیثیت کاشتکار اراضی ہے جس کی مدت بھی ختم ہوچکی ہے ۔ باوجود اس کے جب وہ مدت سے زرلگان کی ادائی سے بیفکر ہو کر اصل معاشدار کو محروم کرنے کی نیت کر رہا ہے تو اراضیات زیر نگرانی سرکار لیجاکر معاشدار کے قبضہ میں دیدئے جائیں ۔

کشن راؤ بنام بھیمن راؤ

معاہدہ زبانی مذکورہ صدر کے گواہوں کو مدعی علیہم مارپیٹ کرکے فرار کردیا ہے اور ان کے خلاف چالان بھی پیش کیا گیا ہے ۔ تا تصفیہ درخواست ہذا اراضیات زیر بحث زیر نگرانی سرکاری جائے اور بعد تحقیقات سائل کے قبضہ میں دلائے جائیں ۔ اس درخواست کے پیش ہونے پر محکمۂ ضلع میں پیشی مقرر کی جاکر فریق ثانیاں کو طلب کیا گیا ۔ تحقیقات شروع ہوئی ۔ بتاریخ ۵ ۔ امرداد ۱۳۵۶ف فصلی تعلقدار صاحب نے تجویز فرمایا کہ چونکہ موسم کاشت آغاز ہو رہا ہے اس لئے تا تصفیہ مقدمہ اراضی زیر نگرانی سرکار لے لیجانے کا اس صورت میں ضروری معلوم ہوتا ہے پس تحصیل کو تعمیل کے لئے محکوم کیا جائے اس کے بعد بربنا ردرخواست بھیمن راؤ مدعی علیہ دو ہفتہ کی مہلت دی گئی کہ وہ صوبہ داری میں مرافعہ کرکے حکم التواء حاصل کرے اور اس وقت تک بھیمن راؤ نے یہ بھی اقرار کیا کہ وہ اراضی کاشت نہیں کرے گا ۔ جسپر دو ہفتہ کی مہلت دی گئی ۔

اس کے بعد منجانب بھیمراؤ وغیرہ مدعی علیہم دوسری درخواست بتاریخ ۱۴ ۔ امرداد ۱۳۵۶ف پیش ہوئی کہ اراضیات انعامی سروے نمبر (۸ و ۹) کو زیر نگرانی سرکار لینے کا جو حکم دیا گیا اُس کی تعمیل میں منجانب تحصیل اراضیات مذکورہ کے لاؤنی یکسالہ کا انتظام کیا جاکر قابض قدیم کو بیدخل کیا جائے گا اس لئے حکم صادر فرمایا جائے کہ درخواست بیدخل نہ کیا جائے اور تا تصفیہ مقدمہ زر مالگزاری سرکار میں داخل کرائی جائے وہ زر مالگزاری مشخصہ بندوبست سرکار میں داخل کرنے آمادہ ہے ۔

اس درخواست کے پیش ہونے پر تعلقدار صاحب نے بتاریخ ۱۴ ۔ امرداد ۱۳۵۶ف یہ تجویز فرمایا کہ تحصیل کو لکھا جائے کہ اگر درخواستگزار مالگزاری ادا کرنے کے متعلق ضمانت دیدے تو بعد تکمیل جائز کاشت دیجا سکتی ہے ۔ بصورت نفی نگرانی سرکار کی ہی ہے ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ عرضیگزار عرصہ سے قابض ہے ۔ وجہ قبضہ جواز و عدم جواز قبضہ سے متعلق ہی طے کرنا ہے ۔ اس تجویز ضلع کا مرافعہ منجانب کشن راؤ دیسکھ محکمۂ صوبہ داری میں پیش ہونے پر بتاریخ ۳۰ ۔ امرداد ۱۳۵۶ف تجویز ہوئی کہ :-

مرافع کا کہنا ہے کہ اگر زر مالگزاری کے علاوہ منافع قولی کے حد تک یہی مرافعہ علیہ پر ذمہ داری عائد کرتے ہوئے اس کے قبضہ کو برقرار رکھنے حکم دیا جائے ۔ مرافعہ علیہ زر مالگزاری کے علاوہ منافع قول جو بھی ثابت قولدار پائے ادا کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہے ۔ مرافعہ علیہ کی حیثیت وطنداردیہی کی بھی ہے ۔ لہذا اس کا یہ اقرار آئندہ پابند رکھنے کے لئے کافی ہے ۔ اس صراحت

کشن راؤ
بنام
بھیمن راؤ

کے ساتھ مرافعہ ترمیماً منظور۔

اب اس تجویز کی ناراضی سے منجانب کشن راؤ بعذرات ذیل مرافعہ پیش ہوا ہے۔

## عذرات

(۱) تجاویز ضلع وصوبہ داری باہم متضاد و لائق تنسیخ ہیں۔

(۲) احکام عطیات کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اس لئے حکام تحت نے اصول عطیات کے خلاف تجاویز صادر فرمایا ہے۔ مقدمۂ ہذا میں امور ذیل مسلمہ ہیں۔

الف ۔ سائل کا موروثی دیسکھ عطیہ سلطانی ہونا۔

ب ۔ نمبرات زیر بحث کا سیری متعلقہ معاش دیسکھی ہونا۔

ج ۔ اراضیات زیر بحث بشمول دیگر معاش ذریعہ منتخب نمبر (۱۶۹۹) بحق خاندان سائل دواماً بحال ہونا۔

د ۔ وراثت معاش دیسکھی بشمول اراضیات سائل کے نام منظور ہونا۔

معاش عطیہ شاہی پر معطی لہ کے سوائے کوئی غیر شخص قبضہ رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔ طرفثانی کے مقابلہ میں بوجہ نادہندگی رقم قول بامداد سرکار وصول کرادینے کی درخواست پیش کی گئی اور طرفثانی نے حقیت میں انعامدار سے انکار کیا جس کی وجہ سے واپسی اراضیات کی کارروائی کرنی پڑی۔ اس مقدمہ حقیت عطاء میں حقیت عطاء سے انکار مستلزم بیدخلی ہے۔ لہذا بمنظوری مرافعہ اراضیات زیر بحث پر قبضہ دلایا جاکر حق رسی عطاء فرمائی جائے۔

رائے جناب ناظم صاحب عطیات

اراضی انعام عطیہ سلطانی ہے۔ ایسی اراضی پر بجز انعامدار کے اور کوئی شخص قابض نہیں ہوسکتا اور ایسا شخص یہ استدلال نہیں کرسکتا کہ چونکہ وہ دیرینہ قابض ہے اس لئے اس کو اراضی انعامی کے پورے حقوق حاصل ہوگئے یا کوئی معاہدہ اس کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس لئے انعامدار پابند رہے۔ اراضی انعامی یا جاگیر یا مقطعہ جو عطائے سلطانی ہوں بجز معطی لہ کے غیر کے قبضہ میں نہیں رہ سکتے۔ اگر معاشدار نے کسی غیر سے معاہدہ بھی کیا ہے تو یہ معاہدہ قابل پابندی نہیں ہوسکتا۔ عطیہ شاہی کے لئے کوئی معاہدہ قابل پابندی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شاہی ملک تصور کی جاتی ہے۔ شاہی ملک کے لئے کوئی شخص مجاز معاہدہ نہیں ہے۔

کشن راؤ
بنام
بھیمین راؤ

کارروائی زیر بحث میں معلوم ہوتا ہے کہ انعامدار نے بھیمین راؤ سے کوئی معاہدہ کیا تھا اور اب بھیمین راؤ پابندی نہیں کرنا چاہتا ہے اور انعامدار استمداد کا متمنی ہے ۔ سرکار کا فرض ہے کہ انعامدار کو مدد دے اور غیر انعامدار کی مداخلت رفع کردے خواہ وہ قول پر ہی اراضی لیا ہو ۔ بوجوہات بالا ہم مرافعہ منظور کرتے ہیں ۔ انعامدار کو قبضہ اراضی دلادیا جائے ۔

## حکم مغزز مجلس مال

**تمہید** ۔ رائے جناب ناظم صاحب عطیات کی توثیق کی جاتی ہے ۔

## مرافعہ صیغۂ عطیات

۱۳۵۱ف
نشان مثل ۲۹/۸۷
منفصلہ ۱۹ء
۱۳۵۵ف
فروردی

**بڈلہ پلی لچھمی راجم** **مرافع بوکالت رائے دیبی پرشاد صاحب وکیل**

بنام

**بڈلہ پلی راجیا وغیرہ** **مرافعٌ علیہم بوکالت** ............

گشتی ۱۶ بابتہ ۱۳۰۱ف ۔ حصہ داروں کے نام کاغذات سرکاری میں شریک کیا جانا ۔ صاحب معاش نابالغ ہونے کی صورت میں وہ رضامندی نہیں دیسکتا ۔

تجویز ہوئی کہ اگر حصہ داروں کا نام کاغذات سرکاری میں نہ ہو اور وہ اپنا نام شریک کرانا چاہتے ہوں تو صاحب معاش کی رضامندی کی بناء پر کیا جاسکتا ہے ایسی صورت میں جبکہ صاحب معاش نابالغ ہو تو حصہ دار کو اُس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جبتک کہ صاحب معاش بالغ نہ ہوجائے ۔ گشتی ۱۶ بابتہ ۱۳۰۱ف کا حوالہ دیا گیا ۔

شجرہ درج ذیل ہے ۔

بڈلہ پلی ہنمیا صاحب منتخب

بڈلہ پلی رامیا — بڈلہ پلی پاپیا (فوت بحیات پدر)

بڈلہ پلی انتیا = رادھا — بڈلہ پلی لچھمی راجم (مرافع)

بڈلہ پلی راجیا (نابالغ) — بڈلہ پلی کشٹیا (نابالغ)

• مرافعہ بناراضی تجویز مولوی سید بدرالدین صاحب ایچ ۔ سی ۔ ایس صوبہ دار صوبۂ ورنگل مورخہ ۷؍ آذر ۱۳۵۱ف

بڈرپلی لچھمی راجم بنام بڈرپلی راجیا

اس کارروائی کے سابقہ واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نمبر ۲۳۹۰ تعمیل بابتہ ۱۲۶۱ف (املعہ بگیہ) اراضی انعام تری وخشکی محاصلی (۸ر) موقوعہ پانچ مواضعات چھ گاؤں وغیرہ تعلقہ سلطان آباد ضلع کریم نگر باخذ ثلث حصہ محاصل سرکار بعنوان مدد معاش تا حیات دعویدار بڈرپلی ہنمیا بحال ہوا۔ من بعد بہ فیصلہ نظر ثانی حسب روبکار ڈپٹی کمشنر انعام نمبر ۶۷۸ مورخہ ۲ مہر ۱۳۰۲ف یہ فیصلہ ہوا کہ جملہ اراضی انعامات پنج مواضع مندرجہ منتخب نشان مذکور الصدر بموجب حد و دود قدیم بلا اخذ کدامی حصہ محاصل در سرکار بلا قید حیات دواماً بحال رہی بڈرپلی ہنمیا کا انتقال ۵ اردی بہشت ۱۳۱۲ف کو ہوا اس کے دو بیٹے تھے ایک رامیا دوسرا پاپیا۔ چونکہ پاپیا کا انتقال ہنمیا کے حیات ہی میں ہو چکا تھا۔ لہذا بڈرپلی ہنمیا کی وراثت اس کے فرزند صلبی بڈرپلی رامیا کے نام منظور کی گئی۔ بڈرپلی رامیا کا انتقال ۱۴ آبان ۱۳۲۶ف ہوا دوران کارروائی وراثت میں متوفی کے فرزند بڈرپلی انتیا رجوع ہو کر خواہان وراثت ہوا اور لچھمی راجم نے بھی ذریعہ درخواست مورخہ ۷ خورداد ۱۳۲۲ف عذر داری پیش کی کہ متوفی کا حقیقی برادر زادہ ہے اور اراضیات انعامی میں نصف کا حصہ دار ہے اس درخواست کے پیش ہونے پر ضلع میں بہ تعین تاریخ و بہ طلبی فریقین تحقیقات عمل میں لائی گئی۔ بیان دعویدار و عذر دار شہادت پیش شدہ سے ظاہر ہے کہ بڈرپلی رامیا کا ایک حقیقی بھائی پاپیا تھا جو فوت ہو چکا ہے۔ ایک فرزند بڈرپلی لچھمی راجم زندہ ہے۔ رامیا اور پاپیا معاش زیر بحث میں مساوی حصہ دار تھے بنا براں جناب اول تعلقدار صاحب وقت نے ۲۴ تیر ۱۳۲۳ف صاحب تختہ بڈرپلی رامیا متوفی کی وراثت بنام فرزند صلبی بڈرپلی انتیا بشرط پرورشی برادر حقیقی اس صراحت سے منظور کی کہ برادر زادہ لچھمی راجم (عذر دار) کا نصف حصہ حسب سابق خانگی میں ادا ہوتا رہے جیسا کہ اس کو اقبال ہے (ملاحظہ ہو تختہ وراثت رامیا) من بعد انتیا کا انتقال بھی بتاریخ ۲ فروردی ۱۳۴۴ف ہوا۔ اس مرتبہ انتیا متوفی کے نصف حصہ دار خانگی لچھمی راجم نے قبل جرائی اشتہار سہ ماہ بتاریخ ۴ آذر ۱۳۴۵ف ضلع میں بدیں مضمون درخواست پیش کی کہ انتیا انعامدار فوت ہو گیا ہے اس کے ورثاء میں دو نابالغ فرزندان اور زوجہ رادھما موجود ہیں سائل نصف کا حصہ دار ہے۔ ہر دو فریقین کے نام وراثت منظور فرمائی جائے۔ بتاریخ ۱۷ اردے ۱۳۴۶ف متوفی کے دو فرزندان نے بولایت مادر خود رجوع ہو کر خواہان وراثت ہوئے بعد قلمبندی اظہارات ولیہ مادر دعویداران اور لچھمی راجم حصہ دار خانگی ضلع سے ۱۷ اردے ۱۳۴۷ف حسب ذیل صراحت کے ساتھ وراثت کی منظوری صادر کی گئی۔

معاش فیصلہ نظر ثانی دواماً بحال ہے۔ بلحاظ واقعات و تحقیقات بڈرپلی انتیا انعامدار متوفی کی وراثت اس کے فرزند کلاں راجیا نابالغ کے نام بحصہ مساوی فرزند دیگر گشٹیا نابالغ منظور کی جاتی ہے لچھمی راجم حصہ دار حسب سابق خانگی میں حصہ پاتا رہیگا (ملاحظہ ہو تختہ وراثت انتیا) اس قدر کارروائی کے بعد بڈرپلی لچھمی راجم نے ضلع میں

بڈے پلی لچھمی راجم
بنام
بڈے پلی راجیا

۷، ۸ فروردی ۱۳۴۷ف بصراحت واقعات بالا درخواست دی کہ مسائل کی حصہ داری مسلمہ ہے لیکن شرح منظوری میں سائل کی شومئی قسمت کے باعث کوئی لحاظ نہیں فرمایا گیا ۔ حالانکہ بلحاظ گشتی ۱۶ بابتہ ۱۳۱۰ف حصہ داری کا تعین و صراحت تنکمیداری لازمی تھی ۔ لہذا حسب ضابطہ حصہ داری کی صراحت کاغذات سرکاری میں فرمائی جائے مذکورہ بالا درخواست کے پیش ہونے پر حسب ذیل کیفیت دفتر سے پیش کی گئی ۔ لچھمی راجم حصہ دار مسلمہ ہے مگر خانگی ہے تو ایسی صورت میں بدوں رضامندی اصل معاشدار صاحب منتخب کاغذات سرکاری میں حصہ داری شریک نہ ہوسکیگی بلکہ ضلع نے نوبت کارروائی وراثت پر جو تصفیہ خانگی حصہ داری کا کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور ناقابل ترمیم ہے صاحب تخنتہ نابالغ ہے تو ایسی صورت میں حصہ داری کا اندراج خلاف اصول ہے اس پر جناب اول تعلقدار صاحب نے حسب ذیل تجویز فرمائی ۱۳ / ۱۳ اردی بہشت ۱۳۵۰ف مناسب ہے کارروائی ختم کردیجائے ۔

بناراضی تجویز ضلع لچھمی راجم نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کرنے پر جناب صوبہ دار صاحب ورنگل نے بتاریخ ۱۰/ آذر ۱۳۵۱ف حسب ذیل تجویز صادر فرمائی ۔

وکیل صاحب مرافع کی بحث سماعت کی گئی اور کاغذات بغور معائنہ کئے گئے ۔ انعامدار انتیا کے وراثت کی کارروائی میں انتیا کے برادر عمزاد نے عذرداری کی اور خود کو نصف حصہ دار ظاہر کرکے تخنتہ میں خود کا نام شریک کرنے کی استدعا کی ۔ تعلقدار صاحب نے اس بناء پر کہ دعویداران نابالغ ہیں اور سابق میں عذردار کو اس کا حصہ خانگی میں دیا جاتا تھا اس عمل میں اس وقت ردوبدل کرنا نامناسب تصور فرماکر عذرداری نامنظور فرمائی ۔ اس تجویز کی ناراضی سے یہ مرافعہ ہے بحث یہ کی جاتی ہے کہ قرابت اور حصہ داری حسب مسلمہ ہے تو تخنتہ میں نام شریک کردیا جانا چاہئے انتیا کے والد راہیا کے وراثت کا تخنتہ دیکھا گیا اس وقت مرافع نے بھی عذرداری کی تھی ۔ شہادت میں فریقین کی قرابت اور مرافع کا نصف حصہ دار ہونا ثابت ہوا باوجود اس کے اول تعلقدار صاحب وقت مولوی آغا شیخ یاور علی صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ لچھمی راجم مرافع حسب سابق خانگی میں نصف حصہ پاتا رہیگا ۔ اس تجویز کی ناراضی سے لچھمی راجم مرافع نے کوئی چارہ کار اختیار نہیں کیا ۔ اب اس وراثت میں جبکہ دعویدار نابالغ ہیں لچھمی راجم کی استدعا منظور کرکے کوئی جدید عمل قائم نہیں کیا جاسکتا ۔ جب دعویدار بالغ ہوجائیں تو انکی رضامندی سے لچھمی راجم اپنا نام کاغذات سرکاری میں شریک کراسکتا ہے

مرافعہ نامنظور ۔

اب اس مذکورۂ بالا تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے لچھمی راجم نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ ثانی پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں ۔

بڈرپلی لچھمی راجم
بنام
بڈرپلی راجیا

## عذرات

ف (۱) - یہ کہ فریقین یکجدی ارکان خاندان ہیں بلحاظ کلاینیت طرفثانی کے نام وراثت منظور کی جاکر مرافع اپنا حصہ پاتے رہنے کا تذکرہ بھی محض وراثت میں کیا گیا۔

ف (۲) - یہ کہ سابقہ وراثت وغیرہ میں بھی مرافع وپدر مرافع ہم خاندان وحصہ دار معاش ہونا مسلمہ مورث طرفثانی وطرفثانی ہے۔

ف (۳) - یہ کہ بلحاظ حالیہ احکام ونظائر عطیات ایسی کارروائی ہر وقت ہوسکتی ہے اور محض ایک امر تکمیل ضابطہ ہے جس کے متعلق محکمہ تحت سے چارہ کار اختیار نہ کرنے کا ذکر اور طرفثانی کے نابالغ ہونیکا ذکر فرمایا گیا ہے وہ نہ تو مانع قانونی میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ مضر حق مرافع۔

ف (۴) - یہ کہ بلحاظ اصول دھرم شاستر مشترکہ خاندان اور جبکہ زمانہ قدیم سے عمل چلا آرہا ہو اور وہ مسلمہ سرکار ہو تو ایسی صورت میں مرافع کے حق میں امور مبینہ فیصلہ تحت مانع تجویز صادر فرمانا خلاف اصول ہے - لہذا استدعا ہے کہ

مرافعہ منظور ہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے - مرافع کی حصہ داری شریک کاغذات سرکاری ہونے حکم صادر فرمایا جائے۔

**حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان۔**

**تمہید** - بحث سماعت ہوئی - فریق ثانی باوجود اطلاع ونداے سہ گانہ غیر حاضر واقعات یہ ہیں کہ بڈرپلی ہنمیا صاحب منتخب کے بعد اُس کی وراثت اُس کے فرزندان بڈرپلی رامیا کے نام منظور ہوئی کہ صاحب تختہ کا دوسرا فرزند پاپیا چونکہ فوت ہوچکا تھا اس لئے اُس کا نام تختہ وراثت میں نہیں آیا - رامیا صاحب تختہ وراثت کی فوتی کے بعد اُس کا فرزند انتیا رجوع ہوا اور پاپیا کا بیٹا لچھمی راجم بحیثیت نصف حصہ دار عذردار ہوا ضلع نے وراثت فرزند کے نام منظور کرتے ہوئے یہ صراحت فرمائی کہ لچھمی راجم حسب سابق خانگی میں حصہ پاتا رہیگا بڈرپلی انتیا کا بھی انتقال ہونے پر اُس کے دو فرزندان راجیا اور کشٹیا بولایت رادھما تینوں دعویدار وراثت ہوئے اور لچھمی راجم نے نصف کی صراحت کے لئے عذردار ہوا ضلع نے وراثت فرزندان کے نام منظور کرکے صراحت کی کہ لچھمی راجم عذردار اپنا نصف حصہ حسب سابق خانگی میں پاتا رہے گا - اس تصفیہ کے بعد لچھمی راجم مرافع ضلع میں رجوع ہوا کہ جب وہ حصہ دار ہے اور حصہ پارہا ہے تو اُس کا نام کاغذات سرکاری میں شریک کیا جائے - ضلع نے ۱۳ امرداد ی بہشت ۱۳۵۰ف تصفیہ کیا کہ چونکہ صاحبان تختہ وراثت نابالغ ہیں جو تصفیہ خانگی حصہ داری کا ہوا ہے وہ صحیح ہے - لہذا حصہ داری کا اندراج خلاف اصول ہوگا۔

بڈرپلی لچھمی راجم بنام بڈرپلی راجیا

اس کا مرافعہ صوبہ داری میں ہونے پر بذریعہ مراسلہ ۹ مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۵۲ف تجویز کی گئی کہ جبکہ دعویدار نابالغ ہے لچھمی راجم کی استدعا منظور کرکے کوئی جدید عمل قائم نہیں کیا جاسکتا جب دعویدار بالغ ہوجائیں گے تو ان کی رضامندی سے لچھمی راجم اپنا نام کاغذات سرکاری میں شریک کرواسکتا ہے اور مرافعہ نامنظور کیا۔ اب یہ مرافعہ ثانی پیش ہوا ہے۔ لچھمی راجم کو بڈرپلی رامیا کی وراثت جب ضلع سے منظور ہوئی تھی اس وقت چارہ کار قانونی اختیار کرکے تجویز ضلع کے حصہ خانگی میں پانیکا تصفیہ کرالینا چاہئے برخلاف اس کے اس نے صرف اسکی وراثت میں بلکہ انمیا کی وراثت میں بھی اسی عمل کے خلاف کوئی چارہ کار اختیار نہیں کیا۔ موجودہ استدعا اس کی گشتی ۱۶ بابتہ ۱۳۱۱ف کے تحت ہے صاحبان معاش کی رضامندی ہوجائے تو باسانی اس کا نام شریک کاغذات سرکاری ہوسکتا ہے۔ لہذا اس کو صبر سے کام کرنا چاہئے ان کے بلوغ تک اس کو کوئی نقصان بھی نہیں ہے کیونکہ وہ خانگی میں حصہ پارہا ہے۔ لہذا امور براں مرافعہ ناقابل منظوری ہے وکیل صاحب مرافع کی بحث سماعت کی گئی۔ مرافعہ علیہ اصالتاً وکالتاً غیر حاضر۔ روئداد کا معائنہ کیا گیا۔ جناب ناظم عطیات کی تجویز کی توثیق کی جاتی ہے۔

## مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۳۵۳ف ۱۷
منفصلہ ۷ آذر ۱۳۵۶ف

راگھو وغیرہ ........ مرافعان بوکالت

بنام

زہرہ بی وغیرہ ........ مرافعہ علیہم بوکالت

نقل دستاویز کو مناط نالش بنایا جانا۔

تجویز ہوئی کہ اگر اصل دستاویز مفقود ہوجائے تو ایسی صورت میں نقل کو بطور دستاویز مناط نالش پیش کیا جاسکتا ہے ایسا کرنا بروئے احکام درست ہے۔

یہ کارروائی حسب دفعہ قانون انتقال اراضی معاہدہ مندرجہ دستاویز سے متعلق ہے۔

محکمہ ضلع میں مسمیاں زہرہ بی زوجہ شمس الدین اور شیخ محبوب نے بمقابلہ راگھو وغیرہ درخواست پیش کی۔ پدر مدعی علیہم نے ۱۳۳۳ف میں شوہر و برادر مدعیان سے مبلغ (۱۰۰۰) قرضہ بشرح فیصد (۱۲) لیکر اپنے حصہ اراضی سروے نمبر (۱۰) منجملہ نصف حصہ درمیانی کو رہن بلاقبض رکھا اور یہ طے پایا کہ زر سود ہر سال کوڑی ہاڑہ میں ادا کیا جائیگا اگر سود ادا نہ ہو تو زمین بقبضہ مرتہن دیجائیگی رقم پانچسال میں ادا کی جائے گی ورنہ اراضی

مرافعہ بنارا اضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد۔

راگھو بنام زہرہ بی

بحق مرتہن بیعبات ہوگی۔ اصل دستاویز گم ہوگئی ہے اس کی نقل ذریعہ ہذا منسلک ہے۔ مدعی علیہم نے اصل و سود مطلق ادا نہیں کیا ہے۔ لہذا بمدت (۲۰) سال اراضی بعنوان کھنڈ مدعیان کے قبضہ میں دیجائے

جناب تعلقدار صاحب نے باظہار واقعات نفس مقدمہ کی نسبت تجویز فرمائی کہ "رہن نامہ ۱۳۳۳ف میں تکمیل پایا ہے جس کو بیس سال کا عرصہ منقضی ہوا ہے۔ بموجب شرائط مندرجہ رہن نامہ وادعاء مدعیان اگر ایک سال میں بھی سود ادا نہ ہوا ہو تو مدعیان مستحق قبضہ اراضی ہیں۔ لیکن مدعیان نے عدالت میں وصول قبضہ نفاذ رہن نامہ کا کوئی دعوے اس وقت دائر نہیں کیا ہے۔ اصل دستاویز پیش نہیں ہوا بلکہ نقل داخل ہوئی ہے ان کو یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ شہادت لقول ایسی صورت میں پیش کر سکتے ہیں بیس سال کے سکوت محض کے بعد اب بصیغۂ مال انسداد انتقال اراضی ہمارے پاس رجوع اور نفاذ رہن رہن نامہ کا دعوے کیا ہے جو ہمارے خیال میں درخور والتفات نہیں ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اولاً عدالت سے اپنے حقوق کا تصفیہ کرالیں بصورت کہ عدالت کوئی ڈگری صادر کرے اس وقت کھنڈ کا تصفیہ سررشتۂ مال سے ہو سکیگا۔ بحالت موجودہ بصیغۂ انسداد انتقال اراضی مدعی کو کوئی مدد نہیں مل سکتی ہے۔ لہذا حکم دعوے خارج اور مثل داخل دفتر کر دیجائے۔

بنا ناراضی تجویز ضلع مسماۃ زہرہ بی و شیخ محبوب نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز فرمائی کہ:-

"اس مقدمہ میں ضلع میں پیروی غلط کی ہے اس قبیل کے اکثر مقدمات مشاہدہ میں آچکے ہیں ضلع کو چاہیئے کہ قانون انسداد انتقال زرعی کا بغور مطالعہ کریں تاکہ بلا ضرورت ایسی تجاویز کی وجہ سے دوران مقدمہ نہ بڑھے عدالت کو ایسے مقدمات سے بعد نفاذ دستور العمل وقانون کوئی تعلق نہیں رہا ہے اور صرف مال ہی سے دادرسی مل سکتی ہے۔ دستاویز سے معاملہ رہن بیع یعنے بیعبات پر مبنی ہو رہا ہے اس کی مدت سی سالہ ہے اور دوران معاملہ میں دادرسی کے لئے ہر فریق رجوع ہو سکتا ہے اس لئے ضلع کو چاہیئے کہ منافعہ اراضی کا حساب کر کے مدت کھنڈ کا تعین بمواجہ فریقین فرمائیں تاکہ مرافع کو دادرسی مل سکے جس کا وہ مستحق ہے لہذا حکم ہوا کہ تجویز ضلع منسوخ۔ مرافعہ منظور۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں راگھو وغیرہ نے مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

راگمو بنام زہروبی

## عذرات

(۱) یہ کہ مرتہن کے درخواست کی بناء پر کارروائی محکمۂ مال میں نفاذ رہن کے لئے دائر کی گئی ہے جس کے لئے قانون انسداد انتقال زرعی اراضی خاموش ہے محکمۂ ماتحت کا استدلال کہ محکمۂ مال کو اختیار ہے صریحاً خلاف قانون ہے۔

(۲) جس نوعیت کی درخواست مرتہن کی جانب سے پیش ہوئی اُس کی دادرسی مرافعہ علیہ کو قانوناً محکمۂ مال میں نہیں ملسکتی۔

(۳) رہن نامہ اصل بھی پیش ہوا اور شہادت اصلی و منقولی کا تصفیہ بصیغۂ مال نہیں ہو سکتا۔ نیز تعلقدار صاحب کو ہر مقدمہ میں اپنے اختیارات تمیزی کو لازمی طور پر استعمال کرنے کا لزوم نہیں ہے۔ عدالت ابتدائی کے اختیار تمیزی میں عدالت مرافع نے بلاوجہ دست اندازی فرمائی ہے۔ تجویز تعلقدار صاحب قانوناً و انصافاً صحیح ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرماکر تجویز تعلقداری بحال فرمائی جائے۔

**حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی امیر علی خاں صاحب ارکان۔**

**تمہید۔** فریقین وکالتاً حاضر۔ مباحث کی سماعت کی گئی۔ رہن زیر بحث کی تکمیل بذریعہ دستاویز رجسٹر شدہ مسمی بابو سکنہ پلی نے بحق شیخ محبوب وغیرہ عرصہ (۲۰) سال کی تھی۔ چونکہ اصل دستاویز مفقود ہو چکی ہے اس لئے مرافعہ علیہ نے محکمۂ ضلع میں نقل رہن نامہ کو بطور دستاویز مناط نالش پیش کیا جو بروئے احکام درست ہے۔ نیز حسب مد (۱۳۳) قانون میعاد سماعت مقدمہ بوجہ شرط بیع بالوفاء اندرون میعاد ہے اور لائق حاکم صوبہ نے صحیح طریقہ سے مقدمۂ ہذا کو لائق سماعت سررشتۂ مال قرار دیا ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔

## نگرانی صیغۂ مال

سنہ ۱۳۵۲ ف نشان مثل ۱۱۱/۸۹ منفصلہ ۱۳ ماہ اردیبہشت سنہ ۱۳۵۵ ف

**بچورونیکٹ رامیا** ......... **نگرانی خواہ بوکالت**

بنام

**بچورلچھما** ......... **طرفثانی بوکالت**

صیغۂ نگرانی میں واقعات پر غور نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ صوبہ دار اور تعلقدار صاحب نے خاندان کے منقسمہ ہونیکی بناء پر بیوہ کے نام وطن منظور کر لیا ہے تو اب نگرانی میں محکمۂ مال شہادت پر غور نہ کریگا۔

• نگرانی بنارامی تجویز نواب غوث یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ میدک۔

بچور وینکٹ نرسیا
بنام
بچور لچھما

**واقعات** یہ ہیں کہ مسمی بچور نرسیا اصلدار پولیس پٹیل موضع شاد پلی تعلقہ نلگنڈہ بتاریخ ۲ ر بہمن ۱۳۴۷ف فوت ہوا۔ بربنا رپورٹ فوتی دفتر دیہی تحصیل سے کارروائی آغاز ہوئی۔ مسماۃ لچھما زوجہ نرسیا دعویدار وراثت ہوئی اور بچور وینکٹ رامیا بحیثیت عذر دار رجوع ہوا۔ تحصیل نے تحت ضابطہ تحقیقات آغاز کر کے بقیام تنقیحات شہادت قلمبند کر کے حسب ذیل رائے کا اظہار فرما کر تختہ جات بغرض منظوری روانہ ڈویژن کئے۔

مسماۃ لچھما بیوہ کے حقوق چار آنہ حصہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی حصہ داری قائم کرنا حین حیاتی کوئی خلل پیدا نہیں کرتا۔ بلحاظ روئداد پیش شدہ اور دھرم شاستر زوجہ مستحق وراثت ہے لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وارث پیش شدہ ایک ہی جگہ ہے اور آٹھ آنہ کا حصہ دار مقبولہ دعویداران سابق اور ایک ہی وطن ہے اور آپس میں انتظامی حیثیت بھی باقی ہے۔ گو وکیل صاحب دعویدارہ نے بیوہ کے حین حیات حقوق کے متعلق توجہ دلائی لیکن جبکہ آل کے نام وراثت ہو رہی ہے اور اولاد ذکور نہیں ہے تو آئندہ حالات پر بھی غور ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں اس بیوہ کے حقوق حصہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے خلل پیدا نہیں کرتا۔ بلحاظ گذشتیات و حالات متذکرہ میری رائے میں بچور وینکٹ رامیا حصہ دار کے نام وراثت منظور اور بیوگان کے نام حسب حصص (۴/۴/۸) کی شکمی قائم رہنا مناسب ہے۔ ڈویژن نے حسب ذیل تجویز تختہ پر فرمائی۔ شہادت و تنقیحات پر تبصرہ کرتے ہوئے جو تجویز فرمائی اُس کا آخری حصہ بطور نتیجہ یہ ہے کہ:-

"وجوہ متذکرہ اور شہادت کے تحت ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ جائداد منقسمہ ہے اس کے بعد ہم کو بیوہ کے حقوق پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ دفعہ (۱۷۴) دھرم شاستر کی رو سے جب کسی شخص کو بیٹا پوتا اور پڑپوتا نہ ہو تو اس کی بیوہ وارث قرار دی گئی ہے۔ نظائر مال جلد (۷) ص ۲۴۴ کی رو سے جب خاندان کی تقسیم ثابت ہو جائے تو شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کا حق ایک منقسم خاندان کے رکن پر مرجح ہو جاتا ہے بیوہ وہ تمام حقوق حاصل کر سکتی ہے جو متوفی شوہر کو حاصل تھے اس لحاظ سے مجھے تحصیل کی رائے سے جو کسی قانون یا احکام وغیرہ پر مبنی نہیں ہے مطلقاً اختلاف ہے۔ خاندان کی تقسیم ثابت ہے۔ لہذا بلحاظ انقسام مسماۃ لچھما بیوہ وارث وطن قرار پاتی ہے جس کے نام وراثت منظور کی جاتی ہے۔ مسماۃ گو یا جس طرح نرسیا کے زیر پرورش تھی اب بھی اس کی زوجہ لچھما کے زیر پرورش رہے گی۔ وینکٹ رامیا عذر دار چونکہ انقسام خاندان کی وجہ سے رکن باقی نہیں رہتا ہے اس لئے اس وراثت میں کنڈیا کی سابقہ وراثت کے مماثل کوئی حق نہیں دلایا جا سکتا ہے۔ عذر داری خارج حسبہ احکام اجرا ہوں اور جملہ فریق مطلع ہوں۔"

بچور وینکٹ رامیا
بنام
بچور لچھما

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے منجانب بچور وینکٹ رامیا ضلع میں مرافعہ پیش ہوا ضلع سے حسب ذیل تجویز صادر ہوگئی
"نرسیا مقدم کوتوالی موضع شاہ پلی فوت ہوگیا ہے وعویدار وراثت اس کی زوجہ لچھما ہے اور عذر دار اس کا
بچا وینکٹ رامیا ہے اگر خاندان منقسمہ قرار دیا جائے تو بیوہ مستحق وراثت قرار پاتی ہے اور اگر خاندان مشترکہ
قرار دیا جائے تو بچا مستحق قرار پاتا ہے ۔ لائق وکلا فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور تحت کے اسلہ بھی
دیکھے گئے ۔ تصور قانونی یہ ہے کہ ہر ایک ہندو خاندان حالت اشتراک میں سمجھا جاتا ہے تا آنکہ تقسیم عمل میں
نہ آئے ۔ شہادت جو تحصیلدار کے روبرو پیش ہوئی اس سے ثابت ہورہا ہے کہ خاندان کا انقسام عمل میں
آیا گواہوں کے بیانات پر تنقید لاحاصل ہے ۔ لیکن نتیجتاً یہ ثابت ہورہا ہے کہ وینکٹ رامیا اور نرسیا منقسمہ خاندان
کے ارکان تھے ۔ جب صورت حال یہ ہو تو نرسیا کی وفات کے بعد وارث وطن اس کی بیوہ لچھما ہوگی اس
حد تک مجھے تجویز دوم تعلقدار صاحب سے اتفاق ہے ۔ لہذا مرافعہ نامنظور ۔ البتہ یہاں یہ واضح کردیا جاتا ہے
کہ پس مرگ لچھما وطن اصل خاندان پر عود کر آئے گا ۔"

تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب وینکٹ رامیا محکمہ صوبیداری میں مرافعہ پیش کیا گیا جناب صوبہ دار صاحب نے
حسب ذیل تجویز صادر فرمائی ۔

" خاندان منقسمہ ثابت ہے بروئے احکام بیوہ کی توریث صحیح طور پر منظور ہوئی ۔ وطن غیر خاندان میں
جانیکا امکان نہیں ہے جبکہ ضلع نے اس کو صاف کردیا ہے کہ پس مرگ لچھما وطن اصلی خاندان میں عود کرائیگا
لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور ۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش ہوئی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں ۔

## عذرات

(۱) یہ کہ وطن کوتوالی موضع شاہ پلی پدر سائل مسمی بچور نرسیا کا پیدا کردہ ہے جو اس کی وفات کے
بعد سائل کے برادر کلاں مسمی پاپیا کے نام اور اس کے بعد اس کے فرزندان کنڈیا اور نرسیا کے نام یکے بعد
دیگرے ہوا ۔ آخر قابض اس کا فرزند خورد نرسیا تھا جو سائل کا حقیقی بھتیجہ ہے ۔

(۲) یہ کہ جس طرح کنڈیا کی وفات کے بعد اس کی بیوہ گوپما کے نام وطن نہیں ہوا بلکہ اس کے بھائی نرسیا
کے نام ہوا ۔ اسی طرح اب جبکہ سائل کے برادر کلاں کے شاخ میں کوئی فرد ذکور باقی نہیں رہا صرف فریق ثانیہ
بیوہ رہ گئی ہے اس لئے وطن کا حصہ دار صرف سائل ہے بیوہ صرف پرورشی حین حیاتی کی مستحق ہے ۔

بچور وینکٹ رامیا
بنام
بچور لچھمیا

(۳) یہ کہ سائل اسپر بھی رضامند ہے کہ ایک ثلث اسکیل بطور حق مالکانہ بیوہ کو بغرض پرورشی حین حیاتی ادا کرے لیکن ہر حال میں ادائی خدمت کا تعلق سائل سے ہونا چاہیئے اور احکام وگشتیات کا منشا یہی ہے -

(۴) یہ کہ خاندان کا اشتراک بوقت وفات نرسیا ثابت ہے - فریق ثانیہ کی جانب سے کوئی تردید نہیں ہوسکی -

(۵) یہ کہ یہ واضح ہے کہ بیوہ خدمت انجام نہیں دیسکتی اس کے مقابلہ میں سائل ادائی خدمت کا اہل ہے اور ذمہ دارانہ بالذات خدمت انجام دیسکتا ہے -

(۶) یہ کہ محکمہ تحصیل قلبند کنندہ شہادت نے سائل کے نام وراثت کی منظوری کی رائے دی تھی لیکن دوسرے حکام نے اس کے خلاف جو تجاویز کئے ہیں صحیح نہیں ہیں -

(۷) یہ کہ بموجودگی افراد خاندان اہل ذکور عورت کو خدمت پر ترجیح دینا کسی اصول کے تحت صحیح نہیں ہوسکتا -

(۸) یہ کہ وطن کی تقسیم کسی روئداد سے ثابت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ جب مورث کا صرف ایک ہی وطن تھا تو اس وطن کو کسی طرح منقسمہ قرار نہیں دیا جا سکتا - اگر دیگر جائداد کی تقسیم بفرض غلط ثابت بھی قرار دیجائے تب بھی وطن زیر بحث کو مشترکہ قرار دینا ہوگا اور اس سے اشتراک کے احکام متعلق ہوں گے اس مسئلہ قانونی پر کسی نے تحت میں توجہ نہیں فرمائی - لہذا استدعا ہے کہ

بمنظوری نگرانی تجویز تحت منسوخ فرماکر وطن مقدم کوتوالی موضع نشاہ پلی وراثتاً سائل کے نام بحال فرمایا جائے - البتہ بیوہ کی پرورشی کی حین حیاتی ذمہ داری تا بحد ثلث حصہ اسکیل سائل پر عائد فرمائی جائے تو موجب معدلت ہوگا -

## حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان

**تمہید** - لائق وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور روئداد مثل پر غور کیا گیا صوبہ دار صاحب اور تعلقدار صاحب نے جب خاندان منقسمہ ثابت ہونے کی بناء پر بمقابلہ وینکٹ رامیا نگرانی خواہ بیوہ کے نام وطن منظور کیا ہے تو اب نگرانی میں ہم سابقہ شہادت پر غور کرنے تیار نہیں ہیں کیونکہ اس شہادت پر ہی سے دفاتر تحت خاندان منقسمہ ہونے کے نتیجہ پر پہونچے ہیں ضلع و صوبہ دار صاحب نے اپنے فیصلہ جات میں اس کی بھی صراحت کی ہے کہ لچھما کے انتقال کے بعد یہ وطن اصل خاندان میں عود کریگا - ایسی صورت میں صوبہ دار صاحب کی تجویز میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں - نگرانی نامنظور - البتہ نگرانی خواہ کا (۸) کا حصہ حسب سابق اپنی حالت پر قائم رہے گا -

نشان مثل ۵۲-۱۳۵۲ف
منفصلہ ۷ آبان ۱۳۵۵ف

## مرافعہ صیغہ مال

**لچھمن آچاری** مرافع بوکالت

بنام

**نرسہواں چاری وغیرہ** مرافعہ علیہم بوکالت

وطن کسی مقطعہ دار کا ہونیکی صورت میں کارروائی۔ وطندار کے لاوارث فوت ہونے کی صورت میں کارروائی۔

تجویز ہوئی کہ اگر اوطان کو کسی مقطعہ کا جزو تصور کیا جائے تو لازماً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صاحب منتخب کو اصلدار تصور کیا جائے گا اور مقطعہ میں جس قدر حصہ دار ہیں اُن سب کو اسکیل میں اپنے حصہ کی مناسبت سے رقم اسکیل ملیگی اگر کوئی حصہ دار رقم کے ملنے سے انکار کرتا ہو تو پہلے اس کا تصفیہ ہوگا کہ آیا اوطان مذکور مقطعہ کا حصہ ہیں یا نہیں۔ اگر مقطعہ کا حصہ نہ ہوں اور اصلدار متوفے کا کوئی اور وارث نہ ہو تو اوطان بحق سرکار مسترد ہوں گے۔

**واقعات** یہ ہیں کہ نرسہواں چاری وغیرہ (۵) اسمہ حصہ داران مقطعہ کوچن پلی تعلقہ نرل نے ۲۷ خورداد ۱۳۵۰ف کو تحصیل میں بدین استدعا درخواست پیش کی کہ موضع کوچن پلی کے خدمات مالی و کوتوالی کی اصل وطندارہ مسماۃ وینکو بائی زوجہ رام موتی تھی جو ۱۶ اردی بہشت ۱۳۵۰ف کو لاوارث فوت ہوئی۔ چونکہ مقطعہ زیر بحث زیر نگرانی سرکار ہے انجام دہی خدمات کے لئے گماشتہ مامور ہونا چاہیئے۔ مسمی لکشمن آچاری بلا تقرر جملہ اراضیات انعامی جو تحت خدمات مقدمی وینکو بائی کے نام تھے تنہا مستفید ہو رہا ہے۔ سائلان کو اراضیات مذکور میں بلحاظ حصص موضع و اراضیات موضع میں ضم کر کے حصہ ملنا چاہیئے اور کوئی حصہ دار علحدہ طور پر اُن اراضیات سے تنہا مستفید نہیں ہو سکتا۔ البتہ حق الخدمت بعنوان اسکیل مقرر کر کے حسب ضابطہ بموجب احکام سرکار انجام دہی خدمات کے لئے کسی شخص کو مقرر کیا جانا چاہیئے۔ چونکہ ساری رعایا موضع لچھمن آچاری کی خلاف اُن مظالم اور زائد وصولی سے شاکی ہے۔ لہٰذا مقدمی مالی و کوتوالی پرسیوا ریڈی کا تقرر منجانب مقطعہ دار فرما دیا جائے اور اراضیات تحت خدمت مذکور جملہ حصہ داران مقطعہ کے حق میں چھوڑ کر بموجب عملدر آمد سرکاری اسکیل مقرر فرمایا جائے۔ حصۂ مالکانہ مقدمی مالی و کوتوالی جملہ حصہ داران میں بموجب حصص دلوایا جائے۔

مرافعہ بنارضی تجویز مولوی سید بدرالدین صاحب بی۔ اے۔ ترچ۔ سی۔ ایس۔ صوبہ دار صوبۂ ورنگل۔

لچھمن آچاری بنام نرسمہوا آ

تحصیل سے لچھمن آچاری مقطعہ دار صاحب منتخب کو بقرار داد تاریخ پیشی طلب کیا گیا اور فریقین کی جانب سے جواب اور جواب الجواب پیش ہوا اور تحصیلدار صاحب نے بقیام تنقیحات اور بغرض ادخال شہادت تاریخ مقرر کی ۔ بضمن دریافت منجملہ مرافعہ علیہم گوئنڈ آچاری نے تحصیل میں یہ درخواست پیش کی کہ کارروائی تحقیقات اوطان زیر تصفیہ محکمہ تحصیل ہے اُن اوطان کے معاوضہ میں اندازاً (۱۸۸۲) روپیہ منافع کے اراضیات پر لچھمن آچاری نے قبضہ کرلیا ہے لہذا تا تصفیہ اُن دونوں اوطان کا انتظام منجانب سرکار کیا جائے اور اراضیات کا حق کاشت ہراج کیا جاکر رقم بد امانت جمع رکھی جائے اور رہنکو بائی کی تاریخ فوتی سے جو رقم صاحب منتخب لچھمن آچاری نے وصول کرلی ہے وہ بھی اُن سے وصول کرکے جمع کی جائے اور منجانب سرکار گماشتہ مقرر فرمایا جائے ۔ لچھمن آچاری کی ظلم وزیادتی وصول رقم کی شکایات دفتر ڈویژن میں زیر تصفیہ ہیں ۔“

اس درخواست پر تحصیلدار صاحب نے ۲ امرداد ۱۳۵۱ ف کو یہ تجویز کی کہ درست ہے ۔ اس سے قبل اراضی انعامی زیر نگرانی لئے جانے کا حکم صادر کیا گیا تھا لیکن گرداور حلقہ نے اس کی تعمیل نہیں کی بلکہ اس کے بجائے ایک گستاخانہ جواب تحریر کیا مکرر لکھا جاکر تعمیل کے لئے پابند کیا جائے اور عدم تعمیل حکم کی پاداش میں ربع تنخواہ برآئندہ کا حکم دیا جائے اور مقطعہ دار کے بجائے ادائی خدمت مقدم کو توالی وہاں ٹپلی قریبی موضع کے کسی مقدم پٹواری یا مالی کا نام فوری پیش ہو حسبہ احکام اجراء ہوں ۔“

اس تجویز کے تحت مکرر یہ تجویز کی گئی کہ ” اراضیات پٹہ دارہ کی جملہ اراضیات زیر نگرانی سرکار لیجاتی ہیں اور منجانب سرکار بنید وباٹ کیا جاکر اندرون ایک ہفتہ تعمیلی رپورٹ پیش ہو ۔“

اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے لچھمن آچاری مقطعہ دار نے محکمہ صوبیداری میں درخواست نگرانی پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے باظہار واقعات یہ تجویز فرمائی کہ نگرانی خواہ کا عذر یہ ہے کہ نگرانی خواہ اوطان اور اراضی پر قابض قدیم ہے اس کا لحاظ کئے بغیر دوران تحقیقات میں اس کے بیدخلی کا حکم درست نہیں ہے یہ بھی بیان کیا گیا کہ رہنکو بائی کا دعوے نسبت اوطان سرکار سے نامنظور ہو گیا ہے اور فیصلہ محکمہ سرکار نظائر مال جلد (۱) ص ۶۴۳ پر طبع ہو گیا ہے ۔

بہرحال دوران تحقیقات میں قابض کو بیدخل کرنے کا حکم جو تحصیلدار صاحب نے دیا وہ درست نہیں تھا اس بناء پر نگرانی منظور ہونے کے قابل تھی مگر دوران بحث میں جو واقعات درج ہوئے ہیں اور جو کاغذات پیش کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ بر بناء شکایات مقطعہ دار مقطعہ ۱۳۴۸ ف زیر نگرانی سرکار لیا گیا

نن آچاری بنام ہو آچاری

چنانچہ پٹواری کا علحدہ تقرر ہوا ہے - جب مقطعہ زیر نگرانی سرکار لیا گیا ہے اور صرف محاصل مقطعہ ضبط نہیں ہے تو اہلیان دیہہ کا تقرر دوران ضبطی میں منجانب سرکار ہوگا - اس کے متعلق نگرانی خواہ کا عذر قابل لحاظ نہیں ہے اراضیات انعامی پر زیر نزاع سے قابض کو بیدخل کرنے کی ضرورت نہیں - البتہ اراضیات کا محاصل قابض سے وصول ہوکر جمع سرکار رہے گا اور بالآخر جو شخص یا اشخاص مستحق قرار پائیں انہیں ایصال ہوگا حسب اشارات صدر عمل کرنے کے لئے تحصیلدار صاحب کو لکھا جائے"۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے لچھمن آچاری مقطعہ دار نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے - عذرات حسب ذیل ہیں -

## عذرات

(۱) تجویز زیر مرافعہ کے اس جز سے قطعاً اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ چونکہ مقطعہ زیر ضبطی سرکار ہے اس لئے عہدہ داران دیہی کا تقرر منجانب سرکار ہوگا اس سے مرافع کے جائز اور قانونی حقوق میں دست اندازی ہوتی ہے جو درست نہیں ہے -

(۲) یہ کہ مقطعہ کوچن پلی موضع مقطعہ کی حیثیت سے سائل پر بحال ہے اور قبل عطاء مقطعہ منجانب سرکار کوئی مقدم پٹواری موجود نہیں تھا - ایسے مقطعہ دار کو عہدہ داران دیہی کے تقرر و تبدل و تنزل و برطرفی کے جملہ اور قطعی اختیارات حاصل ہیں اس کے نظر کرتے تجویز تحت لائق دست اندازی ہے -

(۳) یہ کہ مقطعہ کی ضبطی محض عدم ادائی حصص کے باعث ہوئی تھی جو فی الوقت باقی نہیں ہے کیونکہ شکایت رفع ہو چکی ہے جس کے متعلق جداگانہ کارروائی بھی ہو رہی ہے - اس وجہ سے عہدہ داران تحت کی مداخلت مقطعہ دار کے اختیارات کے حد تک صحیح متصور نہیں ہو سکتی -

(۴) یہ خدمات مرافع اور مورث مرافع زائد از پچاس سال سے از خود انجام دیرہا ہے عام اصول کے تحت ایسے قابض دیرینہ وطن کو بیدخل نہیں کیا جا سکتا - دینکو بائی کے جس کے اصلدار وطن ہونے کا ادعاء کیا جارہا ہے خود اس کے مقابلہ میں ۱۳۴۲ف میں محکمۂ سرکار سے قطعی طور پر طے ہو چکا ہے اس کو وطن زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے - لہذا استدعاء ہے کہ:-

مرافعہ منظور تجویز زیر مرافعہ تا بحد امور مصرحۂ صدر منسوخ فرمائی جائے -

حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و عالیجناب مولوی امیر بخاری صاحب ارکان

لچھمن چاری بنام نرسمہوالچاری

**تمہید** - فریقین کے مباحث کی سماعت کی گئی - اس مقدمہ میں تصفیہ طلب یہ امر ہے کہ مقطعہ کوچن پلی ضلع عادل آباد کے مقطعہ دار کو مقطعہ مذکور کے اوطان مقدم کو توالی و مالی کی حقوق حاصل ہیں کہ نہیں یہ مسئلہ ایکمرتبہ مقطعہ دار اور مسماۃ وینکو بائی کے مابین مابہ البحث تھا اس وقت محکمۂ سرکار نے مقطعہ دار کے قبضۂ اوطان کو بحال رکھکر مسماۃ وینکو بائی کو استقرار حق کی ڈگری کے حصول کے لئے عدالت دیوانی کی رہنمائی کی تھی - (ملاحظہ ہو نظائر مال جلد (۱) ص ۶۸۳) لیکن مسماۃ مذکور نے بصیغۂ عدالت دیوانی چارہ کار اختیار نہیں کیا اور مرافعہ گزار کے لائق وکیل صاحب کی بحث ہے کہ اب مسئلہ اوطان کو اس لئے تازہ نہیں کیا جا سکتا کہ مسماۃ وینکو بائی کا انتقال ہو چکا ہے اور مرافعہ علیہم کو اوطان کے متعلق کوئی استحقاق حاصل نہیں - ہم نے روئداد پر غور کیا - اگر اوطان کو مقطعہ کا جز تصور کیا جائے تو لازماً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صاحب منتخب یعنی مرافعہ گزار کو اصلدار تصور کیا جائے گا اور مقطعہ مذکورہ بالا میں جس قدر حصہ دار ہیں ان سب کا اسی مناسبت سے اکیل اوطان میں حق ہو جائے گا - اس طرح کا تصفیہ اُس وقت ممکن تھا جبکہ یہ مشتبہ ہو کہ اوطان کوچن پلی مقطعہ کا جز ہیں لیکن جب مقدمہ کے بعض حصہ دار یہ بیان کر رہے ہیں کہ اوطان مذکورۂ بالا مقطعہ کا جز نہیں ہیں بلکہ اس کی دعویدار مسماۃ وینکو بائی متوفیہ تھی جس کا اب کوئی وارث موجود نہیں ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ اس کی تحقیقات کی جائے کہ فی الواقع اوطان مذکورۂ بالا کے مستحق مقطعہ دار ہیں یا ان کا استرداد بحق سرکار ہوگا - تحقیقات مذکورہ میں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اوطان مقطعہ کا جز ہیں تو مقطعہ دار پر دیگر حصہ داروں کی تنکی کے عمل سے اس کی بحالی ہوگی ورنہ اوطان کا انتظام منجانب سرکار ہوگا - فی الوقت حسب رائے لائق حاکم صوبۂ اراضیات جو اوطان مذکورۂ بالا کی خدمات کے معاوضہ میں مختص ہیں ان سے مقطعہ دار کو بیدخل نہ کیا جائے - البتہ ان کے محاصل منجانب سرکار وصول کئے جائیں اور تا تکمیل تحقیقات منجانب سرکار گماشتہ مقدم کو توالی و مالی کے تقررات کئے جائیں - نیز یہ بھی واضح کر دیا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کی تحقیقات بجائے ڈویژن کے ضلع متعلقہ میں کی جائے - فریقین کو پیش سازی وثائق و شہادت کے مواقع دئے جائیں - چونکہ اس مقدمہ میں حقوق سرکار کی نیابت کا مسئلہ بھی معرض بحث ہے اس لئے محکمۂ ضلع سے منجانب سرکار کسی پیروکار کا تقرر کیا جائے - نیز آئندہ یہ مقدمہ کسی وجہ سے محکمۂ ہذا میں پیش ہو تو اس کی پیروی لائق وکیل صاحب سرکار کریں - اس لئے صاحب موصوف اس وقت مرافعہ گذار کے طرف سے وکالت فرما رہے ہیں آئندہ سے اس مقدمہ میں وکالت نامہ قبول نہ فرمائیں ... اس صراحت کے ساتھ مرافعہ نامنظور - فقط

جلد سی و ہشتم $\frac{۳۸}{}$ حصۂ مالگزاری بابتہ سال ۱۳۵۷ف ختم شد